اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / آٹھواں اجلاس (دوتیسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعۃ المبارک مورخہ 18/اکتوبر 2024ء بمطابق ۱۴/ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	06
3	توجہ دلاؤ نوٹس۔	10
4	رخصت کی درخواستیں۔	12
5	قرارداد نمبر 22۔	12
6	قرارداد نمبر 27۔	15

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 18 / اکتوبر 2024ء بمطابق ۱۴ / ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ۔

بوقت سہ پہر 04:00 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَالنُّوۡرِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلۡنَا ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ۝۸ یَوۡمَ یَجۡمَعُکُمۡ لِیَوۡمِ الۡجَمۡعِ ذٰلِکَ یَوۡمُ التَّغَابُنِ ط وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ وَیَعۡمَلۡ صَالِحًا یُّکَفِّرۡ عَنۡہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ط ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝۹ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ط وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ۝۱۰

(پارہ نمبر ۲۸ سُوۡرَۃُ التَّغَابُن آیات نمبر ۸ تا ۱۰)

ترجمہ: سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اس نُور پر جو ہم نے اُتارا اور اللہ کو تمہارے سب کام کی خبر ہے۔ جس دن تُم کو اکٹھا کریگا جمع ہونے کے دن وہ دن ہے ہار جیت کا اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر اور کرے کام بھلا اُتار دے گا اس پر اس کی بُرائیاں اور داخل کریگا اُس کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں رہا کریں ان میں ہمیشہ یہی ہے بڑی مُراد ملنی۔ اور جو لوگ مُنکر ہوئے اور جھٹلائیں انہوں نے ہماری آیتیں وہ لوگ ہیں دوزخ والے رہا کریں اسی میں اور بُری جگہ جا پہنچے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللہ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔تشریف رکھیں پلیز ایک منٹ کے لئے۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! ہمارے honourable colleague شدید علالت کی وجہ سے آئی سی یو میں ایڈمٹ ہیں اُنکی صحت کے لئے بھی دعا کرائی جائے پلیز۔

جناب اسپیکر: بیٹھیں ایک منٹ پلیز کرتے ہیں۔ just a minute.۔ اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): ہمارے جو colleague وفات پاچکے ہیں اُنکے لئے فاتحہ کی جائے۔

جناب اسپیکر: ok. جی۔ مولوی صاحب آئیں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر آبپاشی): جناب اسپیکر! ایک منٹ۔

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر آبپاشی: جناب اسپیکر! آج ایک تاریخی دن ہے اور ایک بہت افسوسناک دن ہے۔ اِس دن جمہوریت کے بانی شہید محترمہ بینظیر بھٹو جب وطن واپس آئیں تو دہشتگردوں نے کارساز کے مقام پر کراچی میں ایک بہت بڑی دہشتگردی کی' دھماکہ کیا' جس میں چار پانچ سو ہماری پارٹی کے کارکن شہید ہوئے۔ میں چاہتا ہوں' درخواست کرتا ہوں آپ سے کہ مہربانی کر کے شہدائے کارساز کے لیے دعا کی جائے جنہوں نے اس ملک کے لیے' جمہوریت کے لیے اور اس ملک میں دہشتگردی کے خاتمے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

جناب اسپیکر: thank you صادق صاحب۔ مولوی صاحب! فاتحہ پڑھیں۔

(اس مرحلے میں فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ On behalf of Balochistan Provincial Assembly and its Members, I warmly welcome our following guests from Panjab Assembly. علی حیدر گیلانی صاحب ایم پی اے چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔ٹو' جناب احمد اقبال چوہدری ایم پی اے چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔ وَن' جناب شہباز احمد رانا ایم پی اے ممبر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی وَن' جناب اسامہ خاور گھمن' ایڈوائزر ٹو اسپیکر' پارلیمانی ڈویلپمنٹ اینڈ اسپیشل انوائٹیز' ہیڈ پی ڈی یو، جناب عطاء اللہ اویس انجم' ڈائریکٹر پی ڈی یو' جناب خلیل احمد ملک' ایڈیشنل سیکرٹری اور عدنان ریاض' ڈپٹی سیکرٹری پی اے سی' welcome you all.۔ اب' جی جی فرمائیں سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ اسپیکر صاحب۔ مَیں گیلانی صاحب' رانا صاحب اور

اِن کے جتنے بھی colleagues آئے ہیں بلوچستان اسمبلی میں' اپنی طرف سے اور مسلم لیگ (ن) کی طرف سے آپ لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی جی' آپ بھی welcome کریں گے؟۔

جناب علی مدد جتک: جی' مَیں اپنی طرف سے' اپنی پارٹی کی طرف سے' ہماری پارٹی کے موسٹ سینیئر جناب یوسف رضا گیلانی صاحب کے چھوٹے بیٹے علی حیدر گیلانی اور ان کے تمام ساتھیوں کو کوئٹہ آمد پر اور خصوصاً اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! پچھلی دفعہ بھی آپ نے مجھے ٹائم اور موقع نہیں دیا۔ جناب اسپیکر! ہمارے حلقے سریاب میں پچھلے دس دنوں سے' ابھی سردی آرہی ہے گیس بالکل نہ ہونے کی برابر ہے۔ بجلی تو پہلے سے نہیں ہے۔ آپ سے ریکوئیسٹ ہے کہ جی ایم کو یہاں بُلا کے کہ وہاں لوگ بل بھی دیتے ہیں مگر اُس کے باوجود بھی بالکل گیس نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا' آپ کا پوائنٹ آن ریکارڈ آ گیا ہے لیکن یہ ہے کہ آپ ایجنڈے کے مطابق چلیں گے مہربانی کر کے پلیز تشریف رکھیں۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: اگر آپ permission کر دیں' مہمان آئے ہوئے ہیں' ایجنڈے کے مطابق چلیں تو بہتر ہو گا۔

قائد حزب اختلاف: بس مَیں اِن کو welcome کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok پلیز۔

قائد حزب اختلاف: بحیثیت اپوزیشن لیڈر اپنی جانب سے اور جمعیت علماء اسلام کی طرف سے اپنے مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Ok,thank you.

وزیر آبپاشی: جناب اسپیکر! گیلانی صاحب جو ہماری پیپلز پارٹی کے بانی کارکنوں میں سے ہیں' یوسف رضا گیلانی کے فرزند ہیں' وہ یہاں آئے ہیں' ہم پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے اور تمام اراکینِ اسمبلی کی طرف سے اُن کو خیر مقدم کرتے ہیں۔ اگر وہ ہمیں اطلاع دیتے شاید ہم بہتر انداز میں اُن کی مہمان نوازی کرتے۔ یہاں اُن سے ملاقات ہو رہی ہے۔ اِسی طریقے سے جناب اسپیکر! آج آپ نے ایک گھنٹہ لیٹ کیا ہے اِس کا بھی حساب دیں۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں' تشریف رکھیں' تشریف رکھیں۔ آج جو لیٹ ہوئے ہیں اُسکے لیے مَیں معذرت خواہ ہوں اور وہ بھی ہمارے معزز مہمانوں کی کمٹمنٹ کی وجہ سے ہے۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میرزابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر35 دریافت فرمائیں۔

میرزابدعلی ریکی: سوال نمبر35۔

☆35 میرزابدعلی ریکی رکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ26 جولائی2024ء

کیاوزیرخزانہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال25-2024ء کے بجٹ میں ضلع واشک کے لئے محکمہ جنگلات وجنگلی حیات میں گریڈ1 تا15 کے کل کتنی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں، تفصیل دی جائے۔ نیز ضلع خاران اور ضلع ڈیرہ بگٹی کیلئے محکمہ جنگلات وجنگلی حیات میں کل کتنی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں اسامی کا نام اور گریڈ وائز کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیرخزانہ: جواب موصول ہونے کی تاریخ23 اگست2024ء۔

جناب اسپیکر: جی. Minister for Finance, please.

میرشعیب نوشیروانی (وزیرخزانہ): سر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے فنانس منسٹر صاحب سے سوال کیا تھا کہ سال25-2024ء میں آپ نے مختلف ضلعوں کا مَیں نے اُن سے سوال کیا تھا۔ واشک، خاران، ڈیرہ بگٹی کہ آپ نے جنگلات کے محکمے کو کتنی پوسٹیں دی ہوئی ہیں۔ اُس نے جواب میں واشک۔ زیرو، خاران۔ زیرو، ڈیرہ بگٹی۔ زیرو۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ اندازہ لگائیں اب فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ خاران اور واشک پہلے ایک ڈسٹرکٹ ہوا کرتا تھا۔ تو یہ 2005ء میں الگ ہوگئے۔ مگر بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اس ٹائم ڈسٹرکٹ واشک میں جنگلات کے میرے خیال سے تھرڈیا ففتھ ہے پورا بلوچستان میں جنگلات وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ تو ماشکیل سے لیکر پلنگ تاک، گڑانگ، جنگیان اور اِس طرف ناگ ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! گورنمنٹ کا یہ رویہ دیکھیں۔ یعنی 25-2024ء کی پی ایس ڈی پی میں اُس نے ایک پوسٹ اناؤنس نہیں کی ہے۔ تو جناب اسپیکر صاحب! اس طرح پھر آپ کے محکمے اور آپ کے علاقے اور آپ کا بلوچستان کیسے ترقی کریگا؟ فنانس منسٹر صاحب! آپ مجھے بتادیں آپ نے کن وجوہات کی بناپر ان ڈسٹرکٹس کو ignore کیا اور اس میں میرا ڈسٹرکٹ واشک ہے، چلیں آپ خاران کو جنگلات اگر نہیں ہے آپ کو ضرورت نہیں ہے آپ فنانس منسٹر ہیں مگر مجھے تو ضرورت ہے میرا حلقہ میں کم سے کم آپ 50 یا100 پوسٹیں دیتے اس سے بیروزگاری بھی ختم جاتی آپ کے جنگلات کے جتنے جنگلات وجنگلی حیات ہیں وہاں اُن لوگوں کا کم سے کم روزگار ہوجاتا۔ ابھی فنانس منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں۔

جناب اسپیکر: Please order in the House Minister for Revenue!

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر یہ حاجی زاہد صاحب سے کہنا چاہوں گا انتہائی ادب سے کہ جو پوسٹوں کی creation کا معاملہ ہوتا ہے اس کے لئے تین چار مہینے ہوم ورک ہوتا ہے اب یہ جو ہوم ورک شروع ہوتا ہے جنوری سے۔ اب جنوری کے بعد حاجی زاہد صاحب کو علم ہے کہ یہ جو ڈیپارٹمنٹ ہے میرے خیال سے اپریل اور مئی میں جا کے مجھے یہ portfolio assign ہوا ہے۔ تو میری حاجی زاہد صاحب سے یہی درخواست ہے آئندہ سال کے لئے انشاء اللہ وتعالیٰ چونکہ اُس کے ضلع کو بلکہ بلوچستان کے دیگر اضلاع کو اس کی ضرورت ہوگی تو اس پر انشاء اللہ اکھٹے بیٹھ کر کام کریں گے۔ ٹھیک جی۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: فنانس منسٹر کہہ رہا ہے سر! کہ مَیں۔ چلیں SNE ضروری ہے۔ مگر پی ایس ڈی پی؛ فنانس منسٹر آپ ہیں ناں تو ذمہ داری آپ کی ہے۔ مَیں نہ جنوری جانتا ہوں نہ فروری جانتا ہوں مَیں کہہ رہا ہوں میرا ضلع واشک میں کیوں پوسٹ اناؤنس نہیں کیا۔ یہ ذمہ داری آپ کی بنتی ہے۔

جناب اسپیکر: وہ آپ سے وعدہ کر رہے ہیں کہ انشاء اللہ کریں گے۔

میر زابد علی ریکی: کب کریں گے؟

جناب اسپیکر: جی ہاں next میں کریں گے۔

میر زابد علی ریکی: تو یہ ہر محکمے کا سی ایم صاحب! مَیں ہر محکمے کا اِس سے سوال پوچھتا ہوں یہ میرا حق بنتا ہے کہ کم سے کم بیروزگاری ختم ہو جائے جناب اسپیکر صاحب۔ ہر حلقے میں ہمیں واشک کا نہیں کہہ رہا ہوں ہر حلقے میں پوسٹ دیئے جائیں۔

جناب اسپیکر: جی جی یہ آپ سے promise کیا ہے کہ next اس میں accommodate کریں گے۔

میر زابد علی ریکی: پکا promise ہے یا وہی U-turn والا یہ promise ہے۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! اس میں Question Nos. 35,36,37,38 یہ تقریباً same نوعیت اور same nature کے ہیں۔ تو میری حاجی زاہد صاحب سے یہی درخواست ہے چونکہ اس میں اگر آپ دیکھیں ایک سوال میں ڈسٹرکٹ واشک کے Question No.37 میں واشک کی چھ پوسٹیں ہیں، خاران زیرو اور ڈیرہ بگٹی کی صرف تین ہیں۔ تو ضروریات کو دیکھ کر ڈیپارٹمنٹ recommend کرتے ہیں مختلف ڈیپارٹمنٹ کی پوسٹیں۔ تو مَیں آپ کے توسط سے۔۔۔ (مداخلت) جی مَیں نے کہا ضروریات کو دیکھتے ہوئے۔

میر زابد علی ریکی: یہ ایڈوانس میں جارہے ہیں ابھی تک تیار نہیں ہے یعنی وہ اُس میں جارہا ہے فنانس منسٹر ابھی تک سوال نہیں آیا ہے وہ پہلے سے مجھے جواب دیتا جارہا ہے 35,36,37 کا۔ جناب اسپیکر صاحب! میری بات سنیں۔ یہ شارٹ کٹ کررہا ہے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: اچھا اس طرح ہے؟

میر زابد علی ریکی: یہ بھاگنے کی کوشش کررہا ہے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: نہیں، نہیں، نہیں۔ one by one

وزیر خزانہ: مَیں نے یہی گزارش کی کہ same nature کے ہیں مَیں آپ کے توسط سے معزز رکن سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ آئندہ سال میں جو SNEs کے اوپر میٹنگ ہوگی انشاء اللہ ان کو میٹنگ میں بٹھاؤں گا۔ جو کہ وہ معاملات نہیں بنتے لیکن پھر بھی سی ایم صاحب کی اجازت ہو تو بٹھاؤں گا' جو ضروریات واشک کی ہیں بلوچستان کے دیگر اضلاع کی ہیں ان ضروریات کو دیکھ کر پورا کیا جاسکے۔ جناب اسپیکر! یہ بھی آپ کو بتاؤں اس وقت آپ کے صوبہ کے چار سو ارب کے قریب روپے تنخواہوں اور پنشن کی مد میں جارہے ہیں۔ آپ کی ڈویلپمنٹ میں صرف دو سو ارب۔ جو پورے بلوچستان کو deal کرتی ہے اس کی فنانشل اور اکنامک حالت کو وہ صرف دو سو ارب ہیں تنخواہیں اور پنشن چار سو ارب ہیں۔ تو ان سارے حالات کو دیکھتے ہوئے جو ہمیں پوسٹیں create کرنی ہوتی ہیں۔ تو انشاء اللہ آپ کے توسط سے request کروں گا کہ ان کو بٹھاؤں گا۔

میر زابد علی ریکی: نہیں نہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اس کیا یک بات کروں۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر زابد علی ریکی: پوسٹ آپ announce نہیں کررہے ہیں۔ بارڈر آپ بند کررہے ہیں۔ سات ڈسٹرکٹس کو آپ بند کررہے ہیں۔ اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ مَیں نے پنشن کی مد میں اور باقی حوالے سے چار ارب ہیں۔ ڈویلپمنٹ کی مد کے دو ارب ہیں۔ تو پھر آپ مجھے بتادیں بلوچستان کو آپ روزگار کیا دینگے؟

جناب اسپیکر: نہیں گزارش یہ ہے کہ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ آئندہ آنے والے بجٹ میں جو بھی واشک اور خاران کا جو due share بنے گا وہ آپ کو ملے گا۔ اُسی کے مطابق آپ کو SNE میں پوسٹیں دینگے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! اس نے لائیوسٹاک کا مجھے ایڈوانس میں جواب دیا اور محکمہ زراعت، ہائیر ایجوکیشن کا۔ ہائیر ایجوکیشن کا جناب اسپیکر صاحب! اس نے کہا کہ مَیں نے چھ پوسٹیں واشک کے لئے رکھی ہیں اس سال میں۔ آپ اندازہ لگائیں چھ واشک کے لئے رکھی ہیں اور ڈیرہ بگٹی کے لئے تین رکھی ہیں۔ ابھی اگر چھ پوسٹ آئیں گی ہائیر ایجوکیشن

واشک کے تو دو ہزار بندے apply کریں گے۔ڈیرہ بگٹی کی اگر تین پوسٹیں ہیں تو چار ہزار بندے apply کرینگے آپ اندازہ لگائیں ہم کس کو یہ چھ پوسٹیں دینگے۔وہ کس کو دے سکتے ہیں؟ باقی محکموں کا زیرو ہے ایک پوسٹ بھی نہیں رکھی ہے۔اور دوسرا لائیو سٹاک کا بھی اس میں زیرو رکھا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جو بھی available resources ہونگے اُن کے مطابق چلیں گے ناں۔ یہ سارے آپ کے سوالات وزیر خزانہ سے متعلق ہیں وہ آپ سے promise کرتے ہیں کہ آنے والے دنوں میں انشاءاللہ آپ کو accommodate کریں گے۔

میر زابدعلی ریکی: سی ایم صاحب! خدارا کچھ پوسٹیں announce کریں۔اب ہم بندوں کو کچھ نہیں دے سکتے ہیں۔آپ قائد ایوان صاحب کم از کم پوسٹ تو دے دیں لوگوں کو نوکریاں تو دے دیں کہ بھائی یہ آپ کا حق ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل صحیح ہے تقریباً۔اچھا یہ تو سارے سوالات جو related to ریکی صاحب کے ہیں وہ dispose-off کریں ان کو۔ok۔related to finance department ریکی صاحب کے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے متعلق جو سوالات ہیں اُن کو dispose-off کیا جاتا ہے۔جی میر زابدعلی ریکی صاحب! اپنا سوال نمبر 60 دریافت فرمائیں۔

میر زابدعلی ریکی: Question No 60 سر یہ کس کا ہے یہ صنعت کا ہے۔

جناب اسپیکر: Leader of the House it's concerning. شعیب! آپ بتائیں گے۔

وزیر خزانہ: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆ **60 میر زابدعلی ریکی، رکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 26 جولائی 2024ء۔

کیا وزیر صنعت وحرفت ازراہِ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے محکمہ صنعت وحرفت کی نئی اسکیمات شامل کی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو اسکیم کا نام، پی ایس ڈی پی نمبر اور مختص شدہ رقم کی تفصیل دی جائے نیز سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع ڈیرہ بگٹی، ضلع خضدار اور ضلع ژوب کے لئے محکمہ صنعت وحرفت کی کل کتنی نئی اسکیمات شامل کی گئی ہیں اسکیم کا نام پی ایس ڈی پی نمبر اور مختص شدہ رقم کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صنعت وحرفت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 اگست 2024ء۔

اس ضمن میں تحریر ہے کہ بجٹ 25-2024ء میں ضلع واشک ضلع ڈیرہ بگٹی، ضلع خضدار اور ضلع ژوب کے لئے کوئی نئی اسکیم شامل نہیں کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: جی زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: یہ وہی ہے جناب اسپیکر صاحب! اس میں بھی زیرو ہے۔ 25-2024ء میں، ہم نوکریاں چاہ رہے ہیں سر۔

جناب اسپیکر: ان کو نوکریاں چاہئیں۔

میر زاہد علی ریکی: ہمیں نوکریاں چاہئیں ہمیں کوئی اور چیز نہیں چاہئے سوائے نوکریوں کے، کم از کم بندوں کو نوکریاں دے دیں تاکہ ان کو اپنے گھر میں کم از کم کچھ مل جائے۔

جناب اسپیکر: That's good.

میر زاہد علی ریکی: آج کل یہ زمیاد گاڑی دھے جناب اسپیکر صاحب! ان کو نوکریاں ملیں گی واللہ یہ زمیاد یا آپ کی یہ چھوٹی چھوٹی گاڑیاں ہیں یہ چھوڑ دیں گے۔ میں آپ کو ایگریمنٹ کر کے کہتا ہوں اگر ہم لوگوں نے نوکریاں دے دیں یقین کریں یہ ڈیزل اور پٹرول سے بالکل فارغ ہو جائیں گے۔ اگر نہیں ہوگا تو ظاہری بات ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: problem ہوگا۔ Thank you

میر زاہد علی ریکی: فیکٹری نہیں لگا رہے ہیں ناں تو میں یہی کہہ رہا ہوں رحمت صاحب کہتے ہیں فیکٹریاں لگائیں۔ جیسا کہ پنجاب میں ہیں سندھ میں ہیں، یہاں نہیں ہیں ناں اس وجہ سے، میں تو یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل صحیح ہے منسٹر آف فنانس انکو یا dispose-of کریں دونوں questions کو، آپ بلائیں گے، اِن کے ساتھ۔ میر زاہد علی ریکی کے سوال نمبر 60 اور 118 محکمہ صنعت وحرفت کے متعلق اِن دونوں questions کو dispose-off کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔

میر اسد اللہ بلوچ صاحب! آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس کے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔ This is for the second time. کہ ہم اسداللہ بلوچ صاحب کے توجہ دلاؤ نوٹس کو کال کرتے ہیں لیکن چونکہ وہ غیر حاضر ہیں لہٰذا اس کو بھی dispose-off کیا جاتا ہے۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: actually اِسی سوال سے related ہے۔

جناب اسپیکر: جی ایجنڈے پر چلیں گے پلیز پہلے ایجنڈا ہونے دیں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: مَیں قائد ایوان کو گوش گزار کروں۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: میرے حلقے کے ساتھ، منسٹر فنانس بھی بیٹھے ہوئے ہیں منسٹر ہیلتھ بھی بیٹھے ہوئے ہیں سر! جو حکومتی دعوے ہیں کہ ہم بلوچستان میں صحت، تعلیم میں بہتری لائیں گے آج سر! میں آپ کو بتاؤں اتنی بڑی زیادتی ضلع پنجگور کے ساتھ ہوا ہے یہ تاریخ میں کبھی کسی ضلع کے ساتھ کسی حلقے کے ساتھ نہیں ہوا ہے۔ سر! میرے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے more than 300 different posts کو کسی اور ضلع میں شفٹ کیا ہے آپ یقین کریں 2023-24ء میں۔

جناب اسپیکر: یہ کون سے ڈیپارٹمنٹ کے ہیں؟

میر رحمت علی صالح بلوچ: ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ہیں۔ میڈیکل آفیسر، چیف میڈیکل آفیسر، سینئر میڈیکل آفیسر، لیڈی میڈیکل آفیسر، میڈیکل ٹیکنیشن، فیمیل میڈیکل ٹیکنیشن، ڈسپنسر، نرسنگ اردلی، دائی، آیا، peon اور یہ ساری چیزیں جو کہ میرا جو ڈسٹرکٹ ہے، مکران میڈیکل کالج سے related ہسپتال ہے ٹیچنگ ہسپتال ہے اُس کے لئے ان پوسٹوں کی creation ہوئی تھی۔ اب اس دفعہ جو بجٹ پیش ہوا ہے 2023-24ء میں یہ ساری پوسٹیں reflected ہیں اشتہار ہوئے ہیں اشتہار under process تھا پچھلی گورنمنٹ میں appomintments نہیں ہوئی ہیں۔ لیکن اس دفعہ ستم ظریفی یہ ہے کہ ان کو بجٹ سے نکال کر کے کسی اور ضلع میں شفٹ کر کے یہ انتہائی تعصب ہے میرے حلقے کے ساتھ زیادتی ہے لہذا میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں اس اجلاس سے۔ میں تب تک نہیں بیٹھوں گا جب تک۔۔۔

جناب اسپیکر: اب آپ ایک منٹ، منسٹر ہیلتھ صاحب سے ذرا لے لیتے ہیں پھر آپ کو بلا لیتے ہیں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: مجھے جب تک قائد ایوان یہ یقین دہانی کرائیں ہمارے عوام سراپا احتجاج ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ پہلے جواب سنیں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: میں سنوں گا یہ میرے ساتھ ناانصافی اور یہ زیادتی ہے۔

جناب اسپیکر: منسٹر ہیلتھ پلیز۔

جناب بخت محمد کاکڑ: جناب اسپیکر! جب next session ہوگا اس میں، میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ آنریبل ممبر کو بلائیں چیمبر میں۔

جناب بخت محمد کاکڑ: مجھے علم نہیں ہے کہ پوسٹیں کس بنیاد پر شفٹ کی گئی ہیں ویسے پوسٹوں کی شفٹنگ اس طریقے سے نہیں ہوتی کہ وہ کیا mechanism ہے یا کیا وجہ ہے کہ کس بنیاد پر یا جو پوزیشن ہے تو وہ معاملہ پوچھ کے ڈیپارٹمنٹ سے آنریبل ممبر کو بتا دیتا ہوں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: یہ ایک علاقے کے ساتھ انتہائی تعصب ہے میں سمجھتا ہوں یہ زیادتی ہے۔ منسٹر ہیلتھ صحیح کہہ رہے ہیں کہ پوسٹیں کیسے شفٹ ہوں گی لیکن یہ کیا ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں، میں پروف لا کے ان کے سامنے رکھوں گا۔

جناب اسپیکر: منسٹر فنانس پلیز۔

وزیر خزانہ: اسپیکر صاحب! محترم رکن واک آؤٹ نہ کریں میری اُن سے ریکویسٹ ہے کیونکہ وہ نیا معاملہ سامنے لے آئے ہیں ہمارے علم میں یہ نہیں ہے۔ منسٹر ہیلتھ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم اکھٹے بیٹھ کر انکے ساتھ discuss کر لیتے ہیں دیکھتے ہیں کہ out of the way یہ چیزیں کیسے ہوسکتی ہیں۔

جناب اسپیکر: .That is good تو آپ کو واک آؤٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کا پوائنٹ ایڈریس ہوگا انشاء اللہ۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: اوکے دیکھتے ہیں واک آؤٹ کا موقع ہمیں بعد میں بھی ملے گا۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر لیاقت علی لہڑی صاحب نے آج تا تا اختتام اجلاس جبکہ میر ظفر اللہ خان زہری صاحب اور جناب رَوی پہونجہ صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **قرارداد نمبر 22۔**

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنی قرارداد نمبر 22 پیش کریں۔

میر زابد علی ریکی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہرگاہ کہ یونین کونسل شینگر ضلع واشک جو کہ 35 ہزار نفوس پر مشتمل علاقہ ہے۔ یونین کونسل شینگر کی آبادی دیگر یونین کونسلز کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے۔ لیکن اسکے باوجود یونین کونسل شینگر کو تا حال سب تحصیل کا درجہ نہیں دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ یونین کونسل شینگر کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے سب تحصیل کا درجہ دیا جائے تا کہ علاقے کے لوگوں کو درپیش مشکلات کا ازالہ ممکن ہو سکے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 22 پیش ہوئی۔ کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

میر زابد علی ریکی: جی جناب اسپیکر صاحب۔ ضلع واشک میں ایک یونین کونسل ہے یوسی شینگر وہاں کی آبادی پینتیس چالیس ہزار سے above ہے۔ وہ ایسی آبادی ہے جناب اسپیکر صاحب کہ یونین کونسل شینگر پہاڑ کے اُس طرف آواران، مشکے ہے اور اِس طرف یونین کونسل شینگر آتا ہے ٹوٹل یوسی ہے۔ تو یہ آبادی جناب اسپیکر صاحب! تقریباً بیس تیس سالوں سے ہر حوالے سے مشکلات ہیں کیوں کہ جب مسئلے ہوتے ہیں قتل ہوتے ہیں یا زمینوں کا مسئلہ ہوتا ہے وہاں کوئی لیویز کوئی تھانہ سب تحصیل نہیں ہے۔ وہاں کے بندے بسیمہ میں آجاتے ہیں۔ بسیمہ وہاں سے دو تین گھنٹے کا راستہ ہے۔

یا وہ ناگ چلے جاتے ہیں دو تین گھنٹے کا راستہ ہے۔ تو اِس وجہ سے میں کہتا ہوں کہ اس کو سب تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ ہمارے قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں۔ یونین کونسل شینگر جناب اسپیکر صاحب! قائد ایوان صاحب یونین کونسل شینگر وہ علاقہ ہے یقین کریں وہاں تقریباً ہزاروں بندے شہید ہوئے ہیں ہماری مائیں بہنیں وہاں علاقہ ٹوٹل جتنے ہیں ہر کوئی وہاں سے جتنے سرمایہ دار ہیں چلے گئے ہیں باقی جو غریب ہیں وہ وہاں آباد ہیں۔ وہ علاقہ ایسا غیر آباد ہے جناب اسپیکر صاحب! علاقے کی بدامنی کے حوالے سے کوئی وہاں جانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں اپنی تعریف نہیں کر رہا ہوں وہ علاقہ ہے سوائے الیکشن کیمپین میں مَیں گیا ہوں door to door ہر کسی کا دروازہ میں نے کھٹکھٹایا ہے الیکشن کے لئے۔ اگر دس پندرہ امیدوار وہاں آئے ہیں آج تک وہاں کوئی نہیں گیا ہے ابھی ہفتہ پہلے جناب اسپیکر صاحب! مَیں اُسی یونین کونسل میں مَیں پھر وہاں گیا حالانکہ وہاں ہمارے اسسٹنٹ کمشنر اور لیویز والوں نے کہا کہ میر صاحب یہ no go area ہے آپ نہیں جائیں مَیں نے کہا کہ میں نے اُس علاقے سے ووٹ لیا ہے مَیں وہاں کا عوامی نمائندہ ہوں چاہے مجھے شہید کریں مجھے پرواہ نہیں ہے اس علاقے سے میں نے ووٹ لیا ہے اس علاقے کے اسکول ہسپتال اُس علاقے کے جو مسئلے ہیں مَیں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اسمبلی فورم پر کھڑا ہو جاؤں گا تو اسی وجہ سے جناب اسپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ by hely یونین کونسل شینگر کا وزٹ کریں۔ وزیر اعلیٰ صاحب میرا پوائنٹ بہت اہم ہے اسپیکر صاحب کے ہاتھ میں نہیں ہے وزیر اعلیٰ صاحب آپ کے ہاتھ میں ہے اس سب تحصیل کرنا روڈ دینا ہسپتال دینا قائد ایوان صاحب یہ آپ کی ذمہ داری پر ہے اسکا جواب میں آپ سے چاہتا ہوں۔ کہ مہربانی کریں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

میر زابد علی ریکی: یونین کونسل شینگر ہے وہاں جناب اسپیکر صاحب! وہاں الیکشن ہوا ہے وہاں تقریباً دو تین ہزار ووٹ ہوئے ہیں وہاں بندوں نے آ کر کے ووٹ بھی ڈالے ہیں میں کہتا ہوں اُن لوگوں کو۔۔۔ (مداخلت) نہیں میری بات سنیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب! میں آپ سے کہتا ہوں کہ وہ علاقہ ہر لحاظ سے backward ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ ایک منٹ ریکی صاحب یہ چونکہ ریونیو سے related ہے۔ منسٹر ریونیو بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): اسپیکر صاحب! مَیں اِس کو oppose کرتا ہوں۔ یہ تو ایک مذاق بن چکا ہے کہ ہمارے ہاں جتنے بھی، ہر دن ایک قرارداد آتی ہے کہ ہماری یونین کونسل کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ تحصیل جو بنتی ہے اُن کے اخراجات ہوتے ہیں اُن کا اسٹاف بھی اضافی لگانا ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں ہماری جو نان ڈویلپمنٹ ابھی ہوئی ہے اِتنی کافی

ہو گئی ہے کہ ہمارے ڈویلپمنٹ کے کام نہیں ہو پا رہے ہیں۔ وہ اُس کو بالکل cross کر رہا ہے۔ مَیں بالکل اِس کو oppose کرتا ہوں۔ ابھی ہمارے حلقوں میں آپ پینتیس ہزار کا کہہ رہے تھے ہمارے دو، دو لاکھ کی ایک یونین کونسل ہے جو ابھی تک ہیں۔ ایسے ہمارے بابا کوٹ کا ہے۔ ابھی حالیہ ایک 76 کا ضلع چاغی کا آیا تھا مَیں نے اُس کو بھی oppose کیا، مَیں نے واپس بھیج دیا۔ یہ تو ایک مذاق ہو رہا ہے کہ روزانہ ہم چار یونین کونسلز بناتے ہیں، تحصیل بنا رہے ہیں۔۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر: بولنے دیں بولنے دیں، آپ بیٹھیں پلیز۔۔۔(مداخلت)۔

وزیر محکمہ مال: یہ ہمیں۔۔۔(مداخلت)۔آپ نے ووٹ لیا ہے بس یہی کہ یونین کونسل۔۔۔(مداخلت)۔

میر زابد علی ریکی: کون سا مذاق ہے میں آپ سے عوام کا حق مانگ رہا ہوں۔۔۔(مداخلت) آپ اگر منسٹری نہیں چلا سکتے تو استعفیٰ دے دیں کوئی اور آ کر بیٹھے۔

جناب اسپیکر: سُنیں۔ٹھیک ہے آپ کا حق بنتا ہے، سُنیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! انہوں نے جو بات کی ہے کہ مذاق۔ کیا مذاق ہے میرا حق بنتا ہے میرے عوام نے وہاں اِس سرزمین کے لیے اس بلوچستان کے لئے اُن لوگوں نے خون بہایا ہے۔ اِس یونین کونسل شیٹگر نے اپنی مائیں، بہنیں شہید کی ہوئی ہیں اِسی سرزمین کے لیے اور آپ کہتے ہیں مذاق کیا ہوا ہے۔ اور کیسا مذاق ہو گا۔۔۔(مداخلت۔شور) آپ کیسے منسٹر ہیں آپ فنڈز لائیں وفاق سے لائیں وفاق میں آپ کی گورنمنٹ ہے وزیر اعظم شہباز شریف، آپ کی گورنمنٹ ہے فنڈز لائیں۔

جناب اسپیکر: سُنیں، سُنیں۔ آپ زابد علی ریکی صاحب! سُنیں آپ کی قرارداد ہے۔

میر زابد علی ریکی: وہ میری قرارداد کی حمایت بالکل نہ کریں۔ مَیں اپنی قرارداد کے لیے بالکل اُس کی حمایت نہیں چاہتا ہوں۔ باقی جتنے بھی ہمارے colleagues بیٹھے ہیں مَیں اُن سے کہتا ہوں کہ میرا حق بنتا ہے کہ نہیں؟

جناب اسپیکر: نہیں آپ سُنیں، سنیں۔ حق کیا۔۔۔(مداخلت۔شور) سنیں، زابد علی ریکی صاحب سُنیں ناں اب قرارداد آ گئی، آپ کی قرارداد آئی ہے آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی قرارداد آئی ہے اُس کے اوپر رائے لیں گے۔۔۔(مداخلت) آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں! آپ کی قرارداد کے اُوپر رائے لی جائے گی اِس پر ووٹنگ ہو گی۔۔۔(مداخلت) دیکھیں منسٹر فار ریونیو۔ آپ کی قرارداد پر ہم رائے لیں گے بیٹھیں آپ۔ اس پر ووٹنگ ہو گی۔ زابد علی ریکی صاحب! آپ سُنتے ہی نہیں ہیں۔ اِس کے اُوپر ووٹنگ ہو گی آپ بیٹھیں پلیز۔ آپ ڈاکٹر صاحب بیٹھیں آپ۔۔۔(مداخلت) آپ بیٹھیں اِس پر ووٹنگ ہو گی۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ جی اصغر صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ایک منٹ۔ قرارداد پیش کرنا ہر ممبر کا حق ہے۔ آپ سُن لیں ایک عرض سُن لیں ناں۔

جناب اسپیکر: حق ہے، بات سُنیں آپ اپوزیشن لیڈر کو بولنے دیں۔ اپوزیشن لیڈر کھڑے ہوئے ہیں آپ کا لیڈر کہہ رہا ہے کہ مَیں بولوں گا۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! قرارداد پیش کرنا ہر ممبر کا حق ہے۔ یہاں عوام کے لیے بولنا ہر ممبر کا حق ہے لیکن دیکھیں میر گیلا صاحب ہمارے محترم ہیں بڑے ہیں، یہ کہنا کہ مذاق بن گیا ہے۔ دیکھیں الفاظ کے چُناؤ میں تھوڑا احتیاط کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب اصغر علی ترین: آپ نہ مانیں آپ قرارداد منظور نہ کریں آپ اُس کی مخالفت کریں۔ لیکن تھوڑے سے الفاظ کے چناؤ کا جو استعمال ہے اُس کو بہتر کریں یہ کہنا کہ مذاق ہے۔ تو یہ تو عوامی نمائندہ ہے۔ پبلک اِن سے پوچھے گی اِن سے بات کرے گی۔ تو جناب اسپیکر صاحب! گیلا صاحب پلیز آپ جب بھی ہمیں جواب دیں تھوڑا سا الفاظ کے چناؤ کا خیال رکھیں۔ اور یہ مذاق بنایا ہے یہ کم از کم یہ الفاظ استعمال نہ کریں۔

جناب اسپیکر: آپ بیٹھیں تشریف رکھیں پلیز۔

(اذان عصر)

جناب اسپیکر: آیا قرارداد نمبر 22 منظور کی جائے؟ جی پلیز یونس صاحب۔

قائد حزب اختلاف: ہم اِس قرارداد کو واپس لے لیتے ہیں اور اچھے طریقے سے کر کے واپس ہم جمع کر دیں گے۔ تو مَیں یہ قرارداد واپس لے لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 22 واپس لی جاتی ہے۔ قرارداد واپس ہوگئی ہے۔

جناب اسپیکر: سید ظفر علی آغا صاحب! قرارداد نمبر 24 پیش کریں۔ ظفر آغا چونکہ موجود نہیں ہیں اُن کی قرارداد کو next session تک defer کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: **قرارداد نمبر 27۔**

مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنی قرارداد نمبر 27 پیش کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ ہرگاہ کہ بجلی آج کے ترقی یافتہ دَور میں بنیادی ضرورت میں شمار ہوتی ہے، آج کا ذریعہ معاش ہی نہیں بلکہ صحت و تعلیم کے حصول کے لیے بھی بجلی ایک ضرورت بن چکی ہے۔ واضح رہے کہ

بلوچستان میں اتنی بجلی پیدا ہوتی ہے جس سے پورے بلوچستان کو 24 گھنٹے بجلی فراہم کی جاسکتی ہے۔لیکن افسوس کی بات ہے کہ یہ بجلی بلوچستان کی بجائے باہر چلی جاتی ہے۔ چونکہ اوچ پاور پلانٹ سے 930 میگاواٹ، حبکو پاور پلانٹ سے 500 میگاواٹ اور حبیب اللہ کوسٹل پاور پلانٹ سے 150 میگاواٹ بجلی پیدا ہوتی ہے۔اس کے علاوہ ایران سے متصل مکران اور تفتان کو ایران سے بجلی فراہم کرنے کا معاہدہ بھی کیا گیا ہے۔لیکن پھر بھی بلوچستان کے عوام کو بجلی میسر نہیں۔اور جو تھوڑی بہت میسر ہے وہ بھی انتہائی مہنگی ہے۔اور آئے دن اس پر درجنوں ٹیکس بھی لگائے جاتے ہیں۔ مذکورہ بالا تمام حقائق کے باوجود کوئٹہ سے لے کر گوادر تک اور چمن سے لے کر جعفر آباد تک بجلی ناپید ہے۔ چونکہ عوام کی سہولت کی خاطر مکران کے تینوں اضلاع، گوادر، کیچ اور پنجگور کو ایران سے بجلی فراہم کی جاتی تھی ۔لیکن گزشتہ کئی مہینوں سے بجلی 200 میگاواٹ کم کر کے عوام کو صرف 10 میگاواٹ بجلی فراہم کی جارہی ہے۔اِس اقدام سے علاقے کے عوام اذیت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور بلوچستان کے عوام کے ذمے بجلی کے جو سابقہ بقایاجات ہیں، کو معاف کئے جائیں۔اور صوبے کے تینوں پاور پلانٹس سے صوبے کے عوام کو خصوصاً مکران کو 24 گھنٹے بجلی فراہم کی جائے۔اور ساتھ ہی بجلی کے بلز سے ناجائز ٹیکسوں کا خاتمہ کیا جائے۔ نیز گوادر، کیچ اور پنجگور کے عوام کو ایران سے جس ریٹ پر بجلی خریدی جارہی ہے اسی ریٹ پر بجلی فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 27 پیش ہوئی۔کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی مختصر مَیں پیش کروں گا۔ بدقسمتی سے بلوچستان میں جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ بلوچستان کے عوام کو نہیں ملتی۔ بلوچستان کے ساتھ استحصال، محرومی، زیادتی گزشتہ پاکستان بننے کے بعد سے ہے۔ 50ء کی دہائی میں سوئی سے گیس برآمد ہوئی ہے پورے پاکستان کو گیس فراہم کی گئی ہے۔لیکن آج بھی شاید بلوچستان تو کجا جہاں سے گیس پیدا ہوتی ہے وہاں کے لوگوں کو بھی گیس میسر نہیں ہے۔اِسی طرح بجلی ہمارے ہاں پیدا ہوتی ہے تو ہمیں اِس بہانے سے کہ نیشنل گرِڈ کو ہم بلوچستان میں لا رہے ہیں تا کہ اگر بلوچستان کو ضرورت ہوتی ہے تو نیشنل گرِڈ سے لاتے ہیں۔ یہی نیشنل ہے جو بلوچستان کا استحصال کر رہا ہے۔گیس بھی نیشنل والے لے جاتے ہیں، یہ نیشنل کے نام سے جو بلوچستان کا جو استحصال ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: Please, Order in the House.۔جی جی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہمارے غریبوں کی بات بھی سن لیں وزیر صاحبان اگر۔۔۔

جناب اسپیکر: جی جی فرمایئے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ویسے مَیں آپ کا اسپیکر صاحب! مجھ پر بہت احکامات چلتے ہیں، کوشش کریں کہ وزیروں پر اپنے احکامات سختی سے نافذ کریں۔

جناب اسپیکر: ویسے میری ایک تجویز ہے کہ آپ کے ہوتے ہوئے بلوچستان اسمبلی کو آفت زدہ قرار دینا چاہیے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میری موجودگی میں نہیں۔ بالکل دُرست کہا۔ آپ سمیت تمام کُل کی موجودگی میں، کابینہ کی موجودگی میں بلوچستان کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: چلیں جی آگے بولیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا جو نیشنل گرِڈ کے نام سے کہ نیشنل گرڈ سے بلوچستان کو ہم بجلی فراہم کرتے ہیں اسپیکر صاحب! نیشنل گرِڈ سے بلوچستان کی بجلی چوری کرتے ہیں، وہاں لے جاتے ہیں اور بلوچستان کے عوام کو نہیں دیتے ہیں۔ بلوچستان کی اگر بجلی ہم بلوچستان والوں کو دے دیں تو بلوچستان میں 24 گھنٹے بجلی فراہم ہوسکتی ہے، نمبر ایک۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! تھوڑا مائیک کے نزدیک ہوجائیں۔

(اس مرحلے میں معزز رکن اسمبلی بغیر مائیک کے بولے)

جناب اسپیکر: ان کا مائیک on نہیں ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ آپ نے بند تو نہیں کروایا؟

جناب اسپیکر: اب تھوڑا ٹھیک ہوا ہے۔ مولوی صاحب! ابھی چیک کریں ٹھیک ہوگئی ہے میرے خیال میں۔ اب آواز چیک کریں۔ ہیلو کریں اِس میں۔ نہیں نہیں، آپ دوسرے سیٹ پر آجائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا مَیں دوسری بات یہ کہہ رہا تھا کہ بلوچستان میں کئی سالوں سے مختلف اضلاع میں سیلاب، برف باری، مختلف موقعوں پر ایسے طوفانی بارشیں ہوئی ہیں کہ کئی اضلاع کو حکومت کی طرف سے آفت زدہ قرار دیا جا چکا ہے۔ آفت زدہ قرار دینے کے بعد اُن اضلاع کو کیا ملا؟ ہماری تجویز ہے کہ کم سے کم یہ بجلی کی مد میں اُن کو ریلیف دیا جائے اور پورے بلوچستان کو ایک حساب سے آفت زدہ، طوفانی بارشوں وغیرہ میں ہواؤں میں، تو پورے بلوچستان کو وفاقی حکومت سے بات کی جائے، جیسے پچھلے دنوں زمینداروں نے احتجاج کیا تو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے، صوبائی کابینہ نے حکومت سے مل کے بات مل کی 60 ارب روپے کا پیکج، 25 ہزار یا 30 ہزار زمینداروں کے لیے لیا۔ اگر ہمارے پورے بلوچستان کے جو گھریلو بجلی کا یہ کتنا پیسہ ہوگا؟ جو گھروں میں استعمال ہوتی ہے کتنے بقایا جات ہوں گے؟ اگر صوبائی حکومت وفاق سے بات کرے تو میرے خیال میں ایک بہت بڑا ریلیف بلوچستان کے عوام کے لیے ہوگا۔ پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ شاید بلوچستان والے خصوصی پیکج کا مطالبہ کررہے ہیں۔ اسپیکر صاحب! پاکستان میں ایسے بھی جاگیردار ہیں

ایک ایک جاگیردار کے تین تین سوارب بینکوں نے معاف کیے ہیں۔ایک ایک جاگیردار کے چار چار سوارب پاکستان کے بینکوں نے معاف کیے ہیں۔میں ڈیڑھ کروڑ عوام کی بات کر رہا ہوں۔جب پاکستان کی حکومت ایک جاگیردار کے تین چار سوارب معاف کرسکتا ہے تو ڈیڑھ کروڑ عوام بلوچستان جو محروم ہیں پہلے سے تو اُن کی یہ بجلی، بجلی کی مد میں کم سے کم ریلیف دیا جائے۔تیسری بات یہ ہے اسپیکر صاحب! مکران سے جو ہم بجلی ایران سے ہماری ایران سے ہیں، دوسو۔۔۔

جناب اسپیکر: please, please۔

مولانا ہدایت الرحمٰن: وہ تو سردار حکومت والوں سے تو کریں یہ سنجیدگی ہے۔

جناب اسپیکر: Please attention, attention Honourable Members please. Please Order in the House.

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دیکھیں! یہ کوئی ہوٹل ہے؟ سردار کھیتر ان صاحب آپ کی موجودگی میں تو بلوچستان کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔یہ سنجیدہ ہیں، آپ کے قائدین آئے ہیں تو قائدین کو آپ خوش آمدید تو کہہ رہے ہیں، قائدین کو اچھا میسج بھی تو دے دیں کہ مہذب ایوان ہے، لوگوں کی بات سنتے ہیں باادب بھی ہیں، قبائلی صوبے کا ایوان بھی ہے، تو کیا اچھا میسج آگے جائے؟

جناب اسپیکر: جی please please آگے چلیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو اِس لیے میں تیسری بات تو یہ کہہ رہا ہوں کہ مکران کے عوام کو ایران سے بجلی فراہم کی جاتی ہے 200 میگاواٹ کا معاہدہ ہے۔پنجگور، تربت اور گوادر۔ابھی گزشتہ کئی مہینوں سے رحمت بھائی بھی یہاں موجود ہیں۔ابھی 10 سے 15 میگاواٹ آرہی ہے۔کوئی ایران سے بات کرنے کیلئے تیار نہیں ہے کیا وجہ ہے؟ آپ قرضدار ہیں یا ایران بجلی نہیں دے رہا ہے؟ آپ payment نہیں کر رہے کس وجہ سے۔تو ایران سے بجلی نہیں آرہی ہے۔میری حکومت سے گزارش ہے کہ مکران کے عوام کو کم سے کم یہ ایران سے جو معاہدہ ہے ایران کی بجلی تو ہے کم سے کم وہاں بجلی فراہم کی جائے۔چوتھی بات جو taxes ہیں اسپیکر صاحب! جو 14 قسم کے taxes ہیں' FC taxes فلاں taxes یہ صرف سورج اور سانس کا ٹیکس الحمدللہ نہیں لے رہے ہیں باقی تو چودہ' چودہ قسم کے ٹیکس، اس کے لیے جماعت اسلامی نے احتجاج بھی کیا تھا اِسلام آباد اور وہاں معاہدہ بھی ہوا کہ ہم ٹیکس ختم کریں گے فلاں کریں گے۔تو یہ ٹیکسوں کا بھی خاتمہ کیا جائے حتیٰ کہ مسجدوں کے بلوں میں TV ٹیکس بھی لیتے ہیں اگر کوئی جدید قسم کا مولوی صاحب ہے نمازی ہے اگر مسجد میں TV دیکھتا ہے تو اُس سے بھی واپڈا ہمارے (کیسکو) والے ٹیکس لیتے ہیں۔تو چار باتیں میری اسپیکر صاحب! یہ پورے بلوچستان کے عوام کی باتیں ہیں میری ذات کی بات نہیں ہیں۔میری پورے ایوان سے گزارش ہے کہ بلوچستان

کے عوام مطالبہ کرتے ہیں کہ اِس قرارداد کو اِن مطالبات پر عمل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: thank you مولوی صاحب۔قرارداد نمبر 27 کے اوپر۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی پلیز سردار صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! مولانا صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے وہ صرف ایک محدود علاقے تک کہہ رہا ہے پورے بلوچستان کے لئے ہونی چاہیے۔آج بھی آپ دیکھیں کہ صبح سے کوئٹہ شہر میں میرا خیال ہے مجھے کوئی بتا رہا تھا کہ پورے پاکستان میں آج بجلی نہیں ہے۔شاید کوئی اُس میں major fault آیا ہے۔ سب سے پہلے تو میں مولانا صاحب کو جماعت اسلامی کا امیر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ جو بجلی کا مسئلہ جناب اسپیکر صاحب! ہر علاقے کا ہے۔ٹوٹل بلوچستان میں آپ کے چند ساحلی علاقے چھوڑ کے یا بارڈر ایریا چھوڑ کے باقی زمینداری پر گزارا ہے۔آپ یقین جانیں کہ دیہاتوں میں تین گھنٹے بجلی ہوتی ہے اکیس گھنٹے بجلی نہیں ہوتی۔کوئٹہ میں پھر بھی چھ، سات گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔لاہور میں میرا گھر ہے وہاں اگر بہت زیادہ بھی جاتی ہے تو میرا خیال ہے کوئی ڈیڑھ دو گھنٹے آدھا گھنٹہ ہے ایک گھنٹہ ہے دو گھنٹے سے زیادہ نہیں، وہاں 22 گھنٹے بجلی ہوتی ہے۔تو مَیں اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اِنہوں نے پورے بلوچستان کے لیے آواز اُٹھائی ہے بلوں میں بھی ریلیف دیا جائے آپ یقین جانیں جناب اسپیکر صاحب! جن کی بجلی کاٹی ہوئی ہو یہ جو اِن کے کنکشن ہوتے ہیں پتہ نہیں C1 ہے یا C3 ہے something اُس پر ایک غریب جس کا ایک بلب جلتا ہے یا پنکھا شاید ہے یا نہیں ہے، تین تین، چار چار، پانچ پانچ، چھ چھ لاکھ روپے اسکے بقایا جات۔ پھر ہوتا یہ ہے ابھی تو چلیں جمہوری دور ہے، dictatorship جب آتی ہے تو اُس وقت پھر سب سے وصولی ہوتی ہے۔ ہمارے علاقے میں تو اِس حد تک تھا مشرف کے دَور میں کہ لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کر کے کہ دھوپ کو دیکھتے رہو اور اگر تم نے نہیں دیکھا تو پتہ نہیں کیا تمہارے ساتھ ہوگا۔انکو انگھیٹیوں میں گھسیٹ دیا تو یہ حالت ہوتی ہے۔تو یہ بڑا جائز ان کا قرارداد ہے ہم اِس کی حمایت کرتے ہیں۔اِس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر صاحب! میں ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا محمد خان لہڑی صاحب بیٹھے ہیں ہمارے سینئر ساتھی ہیں۔سردار سرفراز ڈومکی کو اللہ جنت نصیب فرمائے، ہمارے رشتہ دار بھی تھے اور کئی سالوں سے ہمارے colleague تھے، تو kindly آپ مہربانی کر کے فی الحال جب تک یہ seat اُنکی خالی ہے اُنکی seat اِدھر shift کر دیں تو ہم مشکور ہوں گے۔

جناب اسپیکر: مہربانی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں ریکوئیسٹ کرتا ہوں بحیثیت مسلم لیگ کی طرف سے۔

جناب اسپیکر: sitting plan دیکھ لیتے ہیں۔ مہربانی thank you۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی میڈم!

محترمہ فرح عظیم شاہ: مَیں اِسی قرارداد کے حوالے سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب اسپیکر: جی جی please۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَكَفىٰ بِاللّٰهِ وَلِياً. وَكَفىٰ بِاللّٰهِ نَصِيراً. جناب اسپیکر! مجھے تو بہت زیادہ شرم محسوس ہو رہی ہے کہ آج کل کے جدید دور میں ہم ابھی بھی اِس اسمبلی میں بیٹھ کر پانی، گیس، اور بجلی کو رو رہے ہیں۔ اب کل ہی میں نیوز دیکھ رہی تھی کہ امریکہ میں اُنہوں نے ایک rocket launch کیا ہے۔ اور پھر دوبارہ اُس rocket کو control کر کے اُسی launching pad پر دوبارہ وہ لیکر آئے ہیں۔ اور یہ انکی historical کامیابی ہے۔ جہاں ہمیں بات کرنی چاہیے IT پر جدید ٹیکنالوجی اور artificial intelligence پر آج بھی ہم اِس دور میں رو رہے ہیں کہ ہماری بجلی نہیں، گیس نہیں، پانی نہیں۔ اور جناب اسپیکر! مَیں یہاں IPP's کے حوالے سے بھی ضرور بات کرونگی کہ IPPs ہمارے لئے ایک menace ہے۔ کیونکہ آپ یہ دیکھیں کہ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ فیڈرل گورنمنٹ نے اِنکے ساتھ کیا سوچ کے agreement sign کیا کہ اگر کوئی پلانٹ اِن کا 30% یا 40% بجلی فراہم کر رہا ہے لیکن اُن کی سو فیصد capacity ہے تو گورنمنٹ اُنہیں سو فیصد کی payment دے رہی ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ وہ payment کہاں سے رہی ہے وہ بوجھ بھی ہمارے غریب عوام پر پڑ رہا ہے بلکہ میں پورے ایوان میں جو ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں میں اِن سے بھی ریکوئسٹ کروں گی بلکہ ہم بھی اس پر ایک قرارداد لے کر آئیں گے کہ جو IPPs کی capacity payment ہے وہ ہم نہیں کریں گے۔ بلوچستان میں بہت زیادہ مسائل ہیں، بلوچستان میں بے روزگاری ہے، غربت ہے ہم پہلے ہی رہ رہے ہیں ہمارے پاس نہ کوئی انڈسٹریز ہیں نہ کوئی فیکٹریز ہیں آج بجلی کا بل دیکھ کے میں گھبرا جاتی ہوں تو آپ مجھے بتائیں ہماے غریب عوام پر کس قسم کا بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔ اور وہ بجلی کہ جو بجلی ہم استعمال بھی نہیں کر رہے ہیں اُس کی payment بھی لی جا رہی ہے۔ تو ہمیں مل کے فیڈرل گورنمنٹ کو یہ واضح پیغام دینا چاہیے کہ IPPs کی جو capacity payment ہے وہ ہم اپنے غریب عوام کے اُوپر نہیں ڈالیں گے اور ہم یہ payment نہیں کریں گے۔ باقی یہ قرارداد کی میں بھی پرزور حمایت کرتی ہوں۔ thank you۔

جناب اسپیکر: جی آپ اسی پر بولیں گے۔ جی پلیز! او کے۔

وزیر آبپاشی: مولانا صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے میں بھی اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ بدقسمتی سے

نصیر آباد میں 2 پاور پلانٹ ہیں لیکن اٹھارہ گھنٹے بائیس بائیس گھنٹے وہاں بجلی نہیں ہے۔ گرمی کی شدت وہاں 50 اور 52 ڈگری ہوتی ہے۔ آپ نے یہاں پچھلے دنوں کیسکو چیف کو بلایا تھا یہاں اُن سے بات ہوئی وہ کسی بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ کوئٹہ شہر ہو یا بلوچستان کے تمام دیہاتوں میں 18,18 گھنٹے بجلی نہیں ہے۔ ہم اس قرارداد میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے یہ بھی شامل کریں کہ جن جن علاقوں میں پاور پلانٹ لگے ہوئے ہیں وہاں کی گیس ہماری ہے، زمین ہماری ہے، پلانٹ وہاں لگے ہوئے ہیں بجلی سے ہم محروم ہیں تو اُن علاقوں کو ترجیحات کی بنیاد پر بجلی فراہم کی جائے اور وہاں جو لوڈ شیڈنگ ہے اُس لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ کریں۔ جیسے کہ مولانا نے کہا کہ اب مسجد ہے اُس کے بل میں ٹی وی فیس دوسو روپے ٹیکس ہے۔ رونا روتے ہیں گیس کا کوئٹہ شہر میں اب سردیاں آرہی ہیں یہاں کوئی گیس نہیں ہوگی اور اس سخت ترین سردی میں گیس اور بجلی کا ایشو ہے آپ ایک دفعہ ایم ڈی سوئی سدرن کو بھی بلادیں۔ اسی طریقے سے اب یہاں پورے بلوچستان میں تین چار ہمارے گیس کے پلانٹ تھے تو دوسو فیصد ٹیکس یہ نامناسب ہے گیس بھی ہم پیدا کرتے ہیں اور دوسو فیصد ہم لوگ ٹیکس بھی دے دیں یہ بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ انتہائی ناانصافی ہے اس ناانصافی کا ازالہ کرنے کے لیے آپ چیئرمین واپڈا کو بھی بلالیں اور ایم ڈی سوئی سدرن گیس کو بھی بلادیں کیوں کہ کوئٹہ شہر میں اب گیس نہیں ہے 9 بجے کے بعد کوئی مہمان آئے تو آپ چائے کا ایک کپ بھی کسی کو نہیں دے سکتے یہ شہر کی حالات ہے۔ گیس اس صوبے کا ہے یہاں گیس میسر نہیں ہے 1962ء سے گیس آئی ہے اور یہاں گیس نہیں ہے۔ یہ محرومیاں ہیں شکایتیں ہیں اِن کا حل نکالنا چاہیے میں اس میں یہ توسیع کرتا ہوں کہ لوڈ شیڈنگ اور گیس کے issue کو بھی اس قرارداد میں شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی رحمت صالح بلوچ صاحب!

میر رحمت علی صالح بلوچ: سر! آپ کی اجازت سے سب سے پہلے مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کو صوبائی امیر جماعت اسلامی منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اسی طرح عوام کی مشکلات اور انکے مسائل کو ایک energetic طریقے سے آگے لے جائیں گے۔ باقی میں اپنی پارٹی کی طرف سے اس اہمیت کے حامل قرارداد کی بھرپور انداز میں حمایت کرتا ہوں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صوبہ بلوچستان کے پورے عوام کی ایک بنیادی ضرورت ہے ایک آواز ہے ایک مطالبہ ہے اس کی ہم حمایت کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! اس قرارداد کو اگر ہم دیکھیں recently میرے خیال میں اتنا ٹائم نہیں گزرا ہے ہم تو دوسرے ممالک کو بجلی بیچنا چارہے تھے کہ ہمارے پاس وافر مقدار میں بجلی موجود ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ ایک بلاتعطل لوڈ شیڈنگ کا کوئی ٹائم ٹیبل نہیں ہے اور آپ یقین کریں کہ کوئٹہ دارالحکومت ہے یہاں کوئی ٹائم ٹیبل لوڈ شیڈنگ کا نہیں ہے اُن کی مرضی جب بجلی off کریں جب on

کریں even پچھلے ماہ جو یہاں ہائی لیول کی میٹنگز ہو رہی تھی سی ایم ہاؤس میں وہاں میرے خیال میں ہم بیٹھے ہوئے تھے آل پارٹیز میٹنگ میں دس دفعہ سے زیادہ بجلی گئی پھر آ گئی بڑی ایک disturbance ہوئی۔تو کہنے کا یہ مقصد ہے ہم اپنے اداروں کو بجائے کہ بہتر کریں ہم اس جدید دور میں لوگ کہاں پہنچے ہیں اور ہم آج بھی اپنی بنیادی سہولیات کا مطالبہ کرتے رہے ہیں بلکہ پچھلے پورے 70 سال کی تاریخ اور ادوار میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمیں سیریس ہونا چاہیے دوسری بات یہ ہے کہ جناب اسپیکر! کچھ ہمارے محسوسات ہیں جو حکومتی دوست بیٹھے ہوئے ہیں میں اُن سے گزارش کرتا ہوں کہ حکومت کو pro-people بنائیں۔ہم بہت ساری چیزوں کو دیکھ رہے ہیں کہ ایسا لگ رہا ہے کہ حکومت عوام کے ساتھ مقابلہ کرنا چارہی ہے۔کیونکہ جو عوامی حکومت اور سیاسی حکومت جب آتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن کو pro-people, pro-public ہونا چاہیے جو کہ public کے مسائل دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ہم اِن مشکلات کو کس طرح کم کریں گے اس پر seriousness کی ضرورت ہے اس میں ایک strong commitment کی ضرورت ہے جو کہ آج میں دیکھ رہا ہوں lack of commitment کوئی اس طرح کا strong commitment نہیں ہے ہم صرف باتیں کرتے ہیں۔لفاظی کرتے ہیں فلور پر یا اپنی point scoring کو بڑھاتے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ genuine قرارداد ہے بلکہ اس قرارداد کا جو ایک حصہ ہے اُس کا محرک ہمارے بہت سارے سابقہ colleagues بیٹھے ہوئے ہیں حکومتی بنچز میں اور اپوزیشن میں لیکن یہ 2004ء میں ہم نے raise کیا تھا کہ جہاں جہاں جن اضلاع کو جیسے آپ واشک ضلع کو لے لیں پنجگور، مکران، گوادر اور تربت اِن تمام اضلاع کو ایران سے بجلی ملتی ہے اُس وقت جناب اسپیکر! ایران ایک یونٹ میرے خیال میں کوئی آٹھ آنے کے حساب سے دے رہا تھا لیکن ہمیں فیڈرل گورنمنٹ جس نیشنل گرڈ کی بجلی تھی اُس ریٹ پر دے رہی تھی جو کہ اُس وقت 14 روپے یا کوئی 9 روپے اس طرح ریٹ تھا۔ہم نے یہ مطالبہ کیا کہ جن جن بلکہ آج میں اس میں ترمیم یہ کرتا ہوں کہ جن جن اضلاع کو ایران سے بجلی ملتی ہے ایک تو اُس میں جو دس سے پندرہ میگا واٹ فراہم ہو رہی ہے۔وہ بھی fluctuate ہوتی ہے۔وہ بھی ایران کئی کئی دنوں تک بند کرتا ہے کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے پورے اس گرمیوں کے دنوں میں۔بلکہ میں آپ کو بتاؤں جناب اسپیکر! تربت میں ڈگری سینٹی گریڈ 50 سے above تھا۔پنجگور میں 48،49 تھا۔اِسی طرح آپ گوادر کو لے لیں۔لیکن بجلی کا نام ونشان نہیں تھا۔اچھا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہاں کنکشن بھی بچھایا ہے نیشنل گرڈ کا لیکن نہ نیشنل گرڈ سے بجلی ہے اور نہ ایرانی۔یہی بجلی آتی ہے اُس کو mix کرتے ہیں نیشنل گرڈ میں اور وہاں کے مقامی لوگوں کو بجلی نہیں ملتی ہے بلکہ میں اس ترمیم کے ساتھ یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ جن اضلاح میں ایرانی بجلی ہے اُس کو وہ کم از کم وہی 100 میگا واٹ مل رہے ہیں پورے کے پورے 100 میگا واٹ دی جائے اور ایرانی ریٹ پر دی جائے تا کہ لوگوں کو ایک ریلیف ملے۔جس

طرح سارے اضلاع آفت زدہ قرار دیے گئے تھے لیکن عوام کو ریلیف نہیں ملا۔

جناب اسپیکر: یہ قرارداد کا حصہ ہے۔Thank you very much۔ مینا مجید صاحبہ۔

محترمہ مینا مجید بلوچ: thank you اسپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو گیلری میں بیٹھے ہوئے مہمانوں کو welcome کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! مَیں قرارداد کی مکمل حمایت کرتی ہوں۔ جیسے کہ باقی ہمارے colleagues نے کہا مکران ڈویژن کے حوالے سے بالخصوص۔ کیونکہ ہم پاک ایران بارڈر پر رہتے ہیں۔تفتان اور مکران کے معاہدے کی بات ہوئی کہ بجلی provide کی جائے گی۔مکران میں اڑتالیس سے اکاون درجہ حرارت پر بجلی نہیں ہوتی۔ مئی، جون، جولائی، اگست کے مہینے میں بجلی نہیں ہوتی۔ 200 کو کم کر کے 10 پر لے آئے ہیں۔ بہت سے فورمز پر ہم نے اس مسئلے کو address کیا ہے۔لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اس کو سنجیدگی سے سمجھتے ہوئے تمام اراکین کی طرف سے اس کو وفاق میں،مَیں سمجھتی ہوں کہ حل کرانے کی ضرورت ہے۔ آپ بھی اُس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں وزیراعظم آپ کی جماعت سے ہیں تو اس مسئلے کو حل کیا جائے specially مکران ڈویژن جو بالکل ایران بارڈر پر رہتے ہیں کیوں ہم بجلی سے محروم ہیں؟ کیوں ہمارے چھوٹے سے مسائل کو حل نہیں کیا جاتا۔ پرائم منسٹر صاحب آئے تھے اُس دن تین دنوں سے مکران میں بجلی نہیں تھی۔تو اُن کے ساتھ میں نے ڈسکس کیا کہ سر! تین دن سے مکران میں بجلی نہیں ہے اور ہم تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور گرمی کی بہت شدید لہر دوڑ رہی ہے۔تو انہوں نے کہا کہ مجھے تو میرے علم میں ہی نہیں تھا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وفاق تک ہماری آواز نہیں پہنچ پاتی۔تو اس آواز کو ہم نے پہنچانی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ مکران کی بجلی کا اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے چونکہ ہم بارڈر پر رہتے ہیں۔ یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔صرف ہمیں اُسکے لیے تگ ودَو کرنی ہوگی، جدوجہد کرنا ہوگی۔ اور جنگ صاحب نے جیسے کہا سریاب کے حوالے سے کہ گیس نہیں ہے۔ یہ گرمیوں سے جون جولائی سے گیس کی لوڈ شیڈنگ ہورہی ہے ابھی تک تو سردیاں آئی نہیں ہیں۔تو آپ اندازہ لگائیں اب سردیاں آئیں گی یہ تمام عوام روڈ پر ہوں گے۔تو عوام کو روڈ پر لانے سے پہلے ہمیں اس کا تدارک کرنا ہوگا۔ یہاں جتنے بھی concerned ہمارے ڈیپارٹمنٹس کے ہیں چاہے وہ گیس کا ہو چاہے وہ واپڈا کا ہو کیسکو کا ہو اُن سے کہہ کر اور بلا کر اس مسئلے کو حل کرنا ہوگا۔اور سر! ایک ایشو پر مَیں افسوس کروں گی کہ پچھلے تین مہینوں سے میں کیسکو کے آفس جارہی ہوں ہمارے علاقے مند میں ایک گاؤں میں بجلی کی تاریں گر رہی ہیں۔ تین مہینے سے میں جارہی ہوں کہ اِن تاروں سے خدانخواستہ کوئی بچہ اس کی زد میں آسکتا ہے کوئی عورت کوئی راہگیر لیکن اس کو ایڈریس نہیں کیا جارہا۔ٹرانسفارمر جلتا ہے تو عوام خود چندہ اکٹھا کرتے ہیں اُس کو ایک مہینہ دو مہینے لگتے ہیں اُس کو ریپئر ہم خود کر رہے ہیں تو ہم ٹیکس اور بل کس بات کی دیں۔ میں خود عوامی نمائندہ ہوں اور اس اسمبلی کا رکن ہوں یہ بات میں جب کہہ رہی ہوں کہ جب ہمیں اداروں کی طرف سے سپورٹ نہیں ہے۔ بل

میں اتنے ٹیکس سب کچھ include ہے ہم ریپئر اپنے پیسوں پر کر رہے ہیں تمام تر معاملات اپنے پیسوں پر دیکھ رہے ہیں۔تو ہم کس چیز کا بل دیں وہ justify نہیں ہوسکتا۔تو جناب! please آپ اُن کو بلائیں اور تمام اراکین کوتا کہ ہم اپنے اِن مسئلوں کو address کرسکیں۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you Madam. اچھا! ایک منٹ، یہ علی محمد جتک صاحب کی پہلے اِن کی ڈیمانڈ کے اوپر ہم کیسکو چیف کو طلب کیا تھا لیکن یہ خود غیر حاضر ہوئے تھے۔ابھی مَیں اِن سے گارنٹی لیتا ہوں اگر یہ اپنی حاضری کو یقینی بنائیں گے تو ہم گیس والوں کو طلب کرتے ہیں۔تشریف رکھیں پلیز۔

حاجی برکت علی رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ): جناب اسپیکر! مَیں بجلی کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی جی پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ: جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ مکران کو بجلی ایران دے رہا ہے۔ اِس وقت 15 میگا واٹ دے رہا ہے۔ ہمیں ہماری گورنمنٹ،صوبائی گورنمنٹ کو باقاعدہ ایرانی گورنمنٹ سے پوچھنا چاہیے کہ بھئی یہ 100 میگا واٹ بجلی آپ دے رہے ہیں لیکن اِس وقت 15 میگا واٹ بجلی کیوں ہے۔کم ازکم اس سے پوچھا جائے کہ بھئی 100 میگا واٹ بجلی آپ پورا دیں کیونکہ آپ کا معاہدہ ہے پاکستان اور ایران کا اپنا معاہدہ ہے وہاں 100 میگا واٹ بجلی پورا ہمیں دیں تا کہ اس وقت ہمارے علاقے میں 15 میگا واٹ بجلی دے رہے ہیں پورا ڈسٹرکٹ کو۔ اور اُس میں پنجگور، گوادر اور تربت شامل ہے۔مکران سے بالکل بجلی نہیں ہے۔15 میگا واٹ جب بھی ہم بات کرتے ہیں وہ کہتے ہیں بھئی 15 میگا واٹ سے زیادہ بجلی ایران نہیں دے رہا ہے۔جب ہم بھی بات کرتے ہیں وہ کہتا ہے بھئی ایرانی گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ بھئی آپ اپنی گورنمنٹ سے بات کریں تا کہ اوپر لیول پر بات کریں تا کہ اس مسئلہ کو حل کریں کہ بھئی ہم پیسہ دے رہے ہیں سو میگا واٹ بجلی کا آپ ہمیں دے رہے ہیں 15 میگا واٹ بجلی۔اس کو مہربانی کرکے kindly آپ کوشش کریں تا کہ ایرانی گورنمنٹ سے ہماری بات ہو جائے اِس کو یہ چیزیں لازمی ہونی چاہئیں کہ بجلی ہمیں دیں۔ دوسرا سر! ہمارا مسئلہ بارڈر کا ہے۔بارڈر میں ہفتے میں سات دن ہوتے ہیں تین دن چھٹیاں ہیں بقایا چار دن ہیں۔چار دن میں ہزاروں گاڑیاں وہاں بارڈر پر جاتی ہیں۔اور پھر بھی ان کو ٹائم، دو دو مہینے کے بعد ایک علاقے کا ٹائم آتا ہے۔ہم ریکویسٹ کرتے ہیں سی ایم صاحب سے تا کہ وہ ہفتے میں تین دن کی بجائے ایک دن چھٹی کریں۔تا کہ لوگوں کو ریلیف ملے اور روزگار ملے تا کہ وہ دوسری چیزوں سے دور ہو جائیں۔سر! یہ چیزیں ہم request کر رہے ہیں کہ سی ایم صاحب سے تا کہ ان کو جلد از جلد کریں بارڈر کو کھول دیں۔دوسرا ہمارا سوراب بارڈر ہے۔اور کیکیار بارڈر دس ہے، مند سوراب

بارڈر ہے یہ وفاقی گورنمنٹ نے کیئے ہیں۔ہم ریکویسٹ کرتے ہیں سی ایم صاحب سے ان کا یہ دونوں بارڈروں کا جلد از جلد وہاں ڈی سی صاحب سے کہیں کہ بھی ان کو کھولیں تا کہ لوگوں کو ذریعہ معاش ملے بارڈروں پر لوگ آئیں اور جائیں تا کہ وہ اپنا کاروبار روزگار کر سکیں۔سر! بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: thank you آیا قرارداد نمبر 27 کو۔۔۔(مداخلت)۔ اِسی کے اوپر بولیں گے .ok

Minister for Revenue please۔

وزیر مال thank you sir جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کو جو ہمارے صوبائی امیر منتخب ہوئے ہیں، اُن کو مبارکبادی پیش کرتا ہوں۔اور ساتھ ہی ساتھ یہ جو بجلی کا مسئلہ اِنہوں نے اُٹھایا ہے یہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے آپ ہمارے علاقے جو کہ صادق صاحب کہہ رہے تھے کہ بہت گرم ہے اڑتالیس اُنچاس، اکاون باون جو ڈگری ہے گرمی کی۔ ہمارے لوگ بالکل اُدھر اسپیکر صاحب تین گھنٹے بجلی ملتی ہے۔اسپیکر صاحب! جو آپ لوگوں نے ہم لوگوں نے سی ایم نے ایک معاہدہ کیا تھا کیسکو کے ساتھ کہ جب تک یہ سولر سسٹم لگائیں گے وہ چھ گھنٹے ہوں گے وہ چھ گھنٹے نہیں ہیں تین گھنٹے ہیں اُسکے جو سولر ہے وہ بھی نہیں لگے ہیں۔ ہمارے جتنے باغات وغیرہ جو ہمارے علاقوں میں تھے لوگوں نے کاٹ دیئے وہ پھل دینے کے قابل نہیں تھے اب اُنکی لکڑیاں بیچ رہے ہیں ابھی وہ اپنا تھوڑا بہت گزارا کر رہے ہیں نہ مرے تھے نہ زندہ تھے بیچ میں لٹکے ہوئے ہیں۔اُس سے بھی وہ رہ گئے ہیں اور ہمارے جو دیہاتوں میں جتنے بھی ٹرانسفارمرز ہیں اکثر اوقات وہ جل جاتے ہیں غریب ہیں اُنکے پاس پیسے نہیں کہ ریپئر کر سکیں روزانہ ہمارے پاس آتے ہیں کہ ریپئر کے لئے پیسے دے دیں۔اب جو کیسکو کا عملہ ہے وہ بالکل ایک سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں نہ کسی کی ریپئر کراتے ہیں نہ کسی کی ٹرانسفارمر بنا کر دیتے ہیں لوگ پریشان حال ہیں۔ابھی ایک ہمارے جو حبیب اللہ کا ہے شاید مولانا صاحب کو علم نہ ہو وہ بھی اپنا اُنہوں نے بند کر دیا اور اسکو اسکریپ کر دیا اور اُس پاور پروجیکٹ کو ایک ٹھیکیدار نے خرید لیا وہ بھی اُسکے اسکریپ کو بیچ رہا ہے۔تو آپ اندازہ لگائیں اسپیکر صاحب زمینداری لوگوں سے چلی گئی ہے بالکل مَیں آپ کو حلفاً کہتا ہوں کہ ابھی تین گھنٹے میں اور اُس میں یہ ہے کہ اُسکا fluctuation یہ ہے کہ کبھی چار سو پر کبھی تین سو پر کبھی ڈیڑھ سو پر آتا ہے جس کی وجہ اُنکے سمرسیبل جل جاتے ہیں۔ زمینداروں کے پاس پیسے نہیں ہیں کہ وہ ان کو ریپئر کر سکیں۔ پہلے بھی بات ہوئی تھی کیسکو حکام کو ہم نے بلایا تھا ہم بھی ساتھ تھے جو انکے ساتھ جو ایگریمنٹ ہوا کہ ایک مہینے میں ساروں کو سولر سسٹم کریں گے۔وہ بھی نہیں ہوا۔جو چھ گھنٹے دیئے تھے وہ بھی نہیں ہوا۔ابھی تین گھنٹے پر ہے ،ابھی ہمارا ڈھاڈر شہر ہے، مچھ ہے، بھاگ ہے، نصیر آباد ہے، بالکل لوگ ایسی کفیت میں ہیں کہ بالکل ترس رہے ہیں۔ مچھر زیادہ ہیں لوگوں کو کاٹتے ہیں۔لوگوں کو ملیریا، ٹائیفائیڈ وغیرہ ساری بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ یہاں آپ مہربانی کریں،

اِس کے لئے علی مدد کو ہم لائیں، دوسروں کو آپ کیسکو کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کو بلائیں سی ایم سے بھی ہم ریکوسٹ کرتے ہیں ایک پراپر اُس کے ساتھ معاہدہ ہو۔تاکہ لوگ کہاں جائیں۔ابھی جو سولرسسٹم کا کہا وہ بھی نہیں ہوا۔ابھی چھ مہینے گزر گئے جناب اسپیکر! آپ کو یاد ہوگا۔ابھی وہ اُس کا بھی نہیں ہوا اور دوسرے بھی نہیں ہوئے ایسے لوگ پریشان حال بیٹھے ہیں۔

(اِس موقع پر جناب خیرجان بلوچ صاحب، چیئرمین نے اجلاس کی صدارت کی)

وزیر مال: thank you جناب چیئرمین صاحب آپ بیٹھ گئے۔

جناب چیئرمین: جی گیلو صاحب۔

وزیر مال: چیئرمین صاحب! آپ بھی اُس میٹنگ میں شاید تھے جو کیسکو کے ساتھ ہوئی تھی۔آپ کو تو ساری باتیں یاد ہیں۔جو کیسکو کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہوا تھا سولرسسٹم اس معاہدے پر بالکل کچھ عمل نہیں ہوا ہے۔نہ چھ گھنٹے بجلی دی گئی نہ سولرسسٹم دیا گیا نہ کچھ دیا گیا ہے ایسے ہی لوگ پریشان ہیں۔اس پر مَیں کہتا ہوں کہ اُن کو بلائیں ایک حتمی فیصلہ ہو اُن کے ساتھ بیٹھیں بات چیت کریں۔اگر دینا ہے تو ٹھیک ہے۔نہیں دینا ہے تو وہ بھی بتائیں۔فیڈرل کی طرف سے کوئی فالٹ ہے۔فیڈرل پیسے نہیں دے رہا ہے۔یا صوبہ نہیں دے رہا ہے۔تاکہ ہم اپنے غریب عوام کو بتا سکیں کہ بھائی اس میں یہ فالٹ ہے۔ thank you۔

جناب چیئرمین: جی اصغر صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب چیئرمین صاحب! یہ جو قرارداد پیش ہوئی ہے یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔پچھلے tenure اِس اسمبلی میں رہے ہیں جناب چیئرمین صاحب۔ابھی تو ساتھی بجلی کے بارے میں بات کررہے ہیں کہ کیسکو چیف کو بلائیں۔جناب چیئرمین صاحب! یہ کیسکو چیف کے بس کی بات ہے نہیں کہ وہ اس صوبے کو بجلی دے سکے۔اِس صوبے کے بجلی کو پورا کرسکے۔جناب چیئرمین صاحب! اگر آپ نے بات کرنی ہے۔جناب چیئرمین صاحب! آؤ وفاقی حکومت سے بات کریں۔آپکا جو وفاقی وزیر ہے، بجلی کے بارے میں اُن سے بات کریں۔بلوچستان حکومت سے ایک وفد یہاں سے جائے۔ دیکھیں جناب چیئرمین صاحب! پچھلے tenure میں ہم اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی سربراہی میں انجینئر زمرک صاحب تھے' حکومتی بینچز، اپوزیشن سارے تقریباً کوئی 40 ممبرز ہم نے اُن سے ریکوئسٹ کی کہ ہم نے آپ سے ملنا ہے۔تو وہاں مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی میاں شہباز شریف صاحب کی' خواجہ آصف صاحب اور خُرم دستگیر صاحب وہ میرے خیال سے وفاقی وزیر تھے۔جناب چیئرمین صاحب! اللہ اللہ کر کے ہمیں ایک مہینے بعد وہاں میٹنگ کا موقع ملا۔اللہ اللہ کر کے بڑی منتوں کے بعد ہم 40 ممبرز یہاں سے وہاں اسلام آباد گئے بجلی کے بارے میں تو

تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے ہم وہاں انتظار کرتے رہے۔ پھر خُرم دستگیر صاحب آئے۔اُن کے ساتھ خواجہ آصف صاحب تھے۔ اور ابھی FBR کے چیئر مین ہیں وہ اُس ٹائم وہ میرے خیال سے بجلی کے وہاں سیکرٹری تھے۔وہ آئے،وہ بیٹھے۔آپ یقین کریں جناب چیئر مین صاحب! اتنا مشکل مرحلہ اتنا ایک دو مہینے کے بعد ٹائم دینے کے باجود بھی اُنہوں نے ہمیں پانچ منٹ بھی نہیں سُنا۔یہ زاہد صاحب آپ تھے۔پانچ منٹ بھی نہیں سُنا،اور اُنہوں نے کہا کہ آپ کی یہ losses چل رہے ہیں یہ arrears چل رہے ہیں۔اور اُنہوں نے باقاعدہ ایک بریف تیار کیا تھا۔اور باقاعدہ آن لائن بتا دیا کہ یہ ڈسٹرکٹ اتنے مقروض ہیں۔۔ جناب چیئر مین صاحب! اس پر بھی اُنہوں نے کچھ نہیں کیا۔ابھی جو زمینداروں کے بارے میں جو انکا احتجاج تھا' دھرنا تھا، پھر سی ایم صاحب گئے اسلام آباد پھر اُن سے بات کی کہ یہ جو لیگل ٹیوب ویلز ہیں اِن کو ہم سولرائیز کریں گے۔تو وہ دو مہینے کا ٹائم تھا۔ ابھی آپ دیکھیں کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔تقریباً 8 سے 9 ماہ ہو گئے ہیں وزیرخزانہ صاحب بیٹھے ہیں۔ابھی جا کے مشکل سے میرے خیال چیکس بنے ہیں تو اس کے بعد تقسیم ہو گی۔تو یہ دو مہینے کا ٹائم دیا اور اتنا لمبا کر کے 8 مہینے لے کے جناب چیئر مین صاحب! نہ یہ کیسکو چیف کے بس کی بات ہے بجلی کو برابر کرنا نہ یہ یہاں کوئٹہ کے لیول کی بات ہے۔اگر سنجیدگی سے یہ مسئلہ بجلی اور گیس کا حل کرنا ہے ابھی ہمارے علی مدد جتک صاحب نے گیس کے بارے میں بات کی۔جب بھی سردیاں آتی ہیں،گیس غائب جب گرمی آتی ہے بجلی غائب۔یہ دو معاملات صوبائی حکومت کو چاہیے کہ وفاق کے ساتھ بیٹھیں' اُن کے وزرا کے ساتھ بیٹھیں' کوئی معاہدہ کریں کہ اس کو کوئی ترتیب دیں اس کو streamline کریں۔تب جا کر کے یہ بجلی اور گیس کا معاملہ ہمارا حل ہو گا۔جناب چیئر مین صاحب! اس کے بغیر ہمارا یہ معاملہ حل نہیں ہو گا۔بلائیں کیسکو چیف کو آپ' دس دفعہ بلائیں وہ نہیں کرے گا ایک دو ہفتے کرے گا دس دن کرے گا۔پھر وہی جی کہ arrears آ گئے۔جناب چیئر مین صاحب! حکومت کو چاہیے کہ کمیٹی بنائے۔اور میں نے پہلے دن سی ایم صاحب! اور گورنمنٹ کو ایک تجویز دی کہ آپ بلوچستان میں بلکہ ہاؤس میں یا اسلام آباد میں ایک چھوٹا منی سیکرٹریٹ قائم کریں۔بلوچستان میں منی سیکرٹریٹ قائم کریں۔جو سیکرٹری لیول کا بندہ وہاں بیٹھتا ہو۔بلوچستان کے جتنے بھی ایشوز ہیں جس پر ہم اسمبلی میں ڈیبیٹ کرتے ہیں اِن کو وہاں وفاق کے ساتھ اٹھائیں۔اُن کو ڈسکس کریں تا کہ ان معاملات کو حل کریں۔ہم یہاں سے 12 سو 13 سو کلو میٹر دور بیٹھے ہوئے ہیں۔اور ہمارا کاغذ پہنچتے پہنچتے سال لگ جاتا ہے۔تو وہاں ایک سیکرٹریٹ اسٹیبلش کریں۔گورنمنٹ کو چاہیے جو ہمارے وفاق کے ساتھ معاملات ہیں۔جو صوبائی حکومت کا وفاقی حکومت کے ساتھ مشکلات ہیں اُن کو حل کرنے کے لئے اُس کو scrutinize کرنے کے لئے اُس کو بہتر بنانے کے لئے کوئی mechanism بنائیں۔یہاں کیسکو چیف کو بلائیں۔جی ایم گیس کو بلائیں یہ جی ایم گیس کے بس کی بات ہے۔نہ کیسکو چیف کے بس کی بات ہے۔کوئی ایک کمیٹی تشکیل دیں،اور کوئی ٹائم فریم دیں اُن کو تا کہ جا کے

پرائم منسٹر کے لیول سے بات کی جائے اُن کے وفاقی وزراء سے بات کی جائے۔ یا مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے اُنکے بڑوں سے بات کی جائے۔ بلکہ یہ گیلو صاحب ہمارے گیس کے بارے میں۔ یہ آپ کی حکومت ہے آپ (ن) لیگ کے وفد لے کر بڑے میاں صاحب کے پاس جائیں چھوٹے میاں کے پاس جائیں کہ جی ہماری یہ مشکلات ہیں۔ ہمارے مسئلے حل کریں۔ یہ کونسی بات ہے۔ آپ کے قائد وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم بھی آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔ ہمیں بھی ساتھ لے جائیں۔ پیپلز پارٹی کے دوست بھی ساتھ جائیں گے۔ ہمارے ہدایت الرحمٰن بھی ہمارے ساتھ جائیں گے۔ آپ کے ساتھ سارے لوگ جائیں گے آپ کوئی ٹائم لیں چھوٹے میاں سے بڑے میاں سے ہم جائیں گے کہ بھئی ہم پر رحم کریں ہمیں گیس دے دیں کیسکو چیف کے بس کی بات ہے۔ نہ جی ایم کے بس کی بات ہے۔ جناب چیئر مین صاحب! اگر ویسے ہی تقریریں کرنی ہے اور میڈیا پر آنا ہے کہ بھئی ہم بڑی اچھی تقریر کر دی ہے۔ ڈیبیٹ کر دی ہے۔ اُس کی حد تک یہ ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ہم نے مسئلے ختم کرنے ہیں۔ مسئلے sort out کرنے ہیں۔ جناب چیئر مین! حکومت کو چاہیے کہ کوئی ٹیم بنائیں، بات کریں۔ صدر صاحب ہمارے پیپلز پارٹی سے ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب ہمارے مسلم لیگ (ن) سے ہیں۔ ہم ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں۔ بلوچستان کے ہر مسئلے پر ہر حوالے پر ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔ اگر نا ہو ادھرنا بھی دیں گے وہاں آپ کے ساتھ جہاں بولیں گے۔ لیکن خُدارا اِس کو اسپیچ تک نہ رکھیں۔ کہ ہم ڈیبیٹ کریں۔ اسپیچ کریں اور ہماری کیمرے میں movie آجائے اور بس کل ہم سوشل میڈیا پر دے دیں۔ کہ جی فلاں صاحب نے بھی اچھی تقریر کی۔ تو جناب چیئر مین صاحب! یہ آپ رولنگ دیں آپ کے پاس اختیار ہے آپ کمیٹی بنائیں آپ direction دیں تا کہ صوبائی حکومت وفاق کے ساتھ بیٹھ کے مسئلہ حل کریں۔ دوسرا جناب چیئر مین صاحب چھوٹی سی ایک اور گزارش ہے۔ یہاں گرین بس کے حوالے سے بات ہو رہی تھی میڈیا پر چل رہا تھا، کہ بسیں اور آگئی ہیں یہ ایک بڑی خوش آئند بات ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے یہ گرین بس سروس شروع کی ہے بلوچستان کے پبلک نے سکھ کا سانس لیا۔ جناب چیئر مین صاحب! یہ روٹ بلیلی سے لیکر گاہی خان چوک تک ہے۔ ابھی ہمیں سُننے میں آرہا ہے۔ وزیر خزانہ صاحب بتائیں گے۔ کہ اب یہ روٹ میرے خیال سے کچلاک تک ہوگا۔ تو کچلاک سے اُس کو بڑھا کے پشین تک کیا جائے گرین بس تو کچلاک سے پشین hardly یہ 15 سے 20 کلو میٹر ہے۔ جناب چیئر مین صاحب! اگر اِس کو بڑھا کے کچلاک سے پشین تک لے جائیں۔ اور پشین سے گرین بس چلایا جائے۔ پشین بھی ہو جائے، کچلاک بھی ہو جائے، کوئٹہ بھی ہو جائے گا۔ تو یقین جانیں جو سہولت کوئٹہ شہر کے لوگوں کو مل رہی ہے یا کچلاک کے لوگوں کو مل رہی ہے، پشین کو بھی مل جائے۔ اِس پر اگر وزیر خزانہ صاحب ہم پر کچھ رحم اور کرم فرمائیں۔ ویسے بھی نوکریاں تو نہیں دے رہے ہیں، زاہد صاحب رو رہے ہیں۔ تحصیل بھی نہیں دے رہے ہیں۔ کم از کم یہ گرین بس تو ہمیں دے دیں۔ شکریہ جناب چیئر مین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جناب اسپیکر صاحب! ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! اِس وقت اس قرارداد پر بحث ہورہی ہے یہ قرارداد windup ہوجائے اُسکے بعد آپ اپنی بات رکھیں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی غلام دستگیر صاحب۔

میر غلام دستگیر بادینی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے جو قرارداد پیش کی ہے مولانا صاحب نے،مَیں اس کی حمایت کرتا ہوں۔اور ساتھ ساتھ اُن کو صوبائی امیر منتخب ہونے پرمَیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین صاحب! ہمارا ٹوٹل جو قرارداد بجلی کے حوالے سے چل رہی ہے۔اور مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ہمارے منسٹر گیلو صاحب جن کی فیڈرل میں اپنی حکومت ہے اور وہ ہم سے زیادہ رو رہے ہیں افسوس کی بات یہ ہے کہ (ن) لیگ کی مرکز میں حکومت ہے۔اور ہمارے منسٹرز صاحبان جیسے جناب چیئرمین صاحب آپ ہمارے ساتھ تھے بجلی کے issue میں زمینداروں کا مسئلہ جیسے ساتھیوں نے اٹھایا آپ یقین کریں وہی تین گھنٹے کر دیئے انہوں نے اور تین گھنٹے two-phase کر دیئے۔تو جناب اسپیکر صاحب! جو ہمارے بلوچستان سے تقریبا کوئی 1600 میگاواٹ جو مولانا صاحب نے قرارداد میں ذکر کیا ہے۔کہ ہمارے اوچ سے حبکو پاور پلانٹ سے ہمارا تقریباً کوئی مل ملا کے 1600 میگاواٹ ہماری بجلی باہر جاتی ہے۔اگر آپ بلوچستان کی طرف آئیں تو جناب اسپیکر صاحب! پندرہ سو یا دو ہزار کے آس پاس ٹوٹل بلوچستان کی بجلی کی پوری ضرورت ہوگی۔میں سمجھتا ہوں اگر بجلی کو صحیح معنوں میں وہ چراغ تلے اندھیرا جناب اسپیکر صاحب! کہ ہم بجلی 1600 میگاواٹ باہر دے رہے ہیں اور یہاں یہ جو ہے اندھیرے میں پورا بلوچستان ڈوبا ہوا ہے۔تو میری گزارش یہ ہے کہ جیسے میرے ساتھیوں نے بات کی تو میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ گیلا صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ایک ٹیم یہاں سے ایک کمیٹی بنائیں سارے پارٹیز کی یہاں سے جاکے پرائم منسٹر سے ٹائم لیں جیسے گیس کا issue ہے۔گیس اسی طرح بلوچستان میں اگر جناب سپیکر صاحب! ابھی سے سٹارٹنگ سے گیس نہیں ہے صرف کوئٹہ نہیں بلکہ پورے بلوچستان میں نہیں ہے۔اور بجلی کا حال یہ ہے کہ جو گھریلو صارفین ہیں وہ اپنی جگہ پر رو رہے ہیں۔اور اسی طرح زمیندار طبقہ یہاں بیٹھے ہوئے ہمارے منسٹرز صاحبان ہیں،آپ یقین کریں اِن points کو raise کرنے میں ان کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔کیونکہ آپ یقین کریں تین گھنٹے وہ بھی two phase کیے ہیں زمیندار طبقہ سات آٹھ مہینوں سے روڈوں پہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ابھی تک وہ چلا رہے ہیں چیخ

رہے ہیں۔ پتہ نہیں cheque کا process کتنے مہینوں بعد جا کے complete ہوگا اور تین گھنٹے وہ بھی two phase ہے وہ ٹیوب ویل نہیں چلا سکتے ہیں۔ تو میری گزارش جناب سپیکر صاحب! یہ ہے کہ اس process کو جلدی مکمل کیا جائے جیسے کہا گیا تھا کہ مارچ میں مجھے یاد ہے مارچ، اپریل میں کہ ایک مہینے کے اندر اندر ہم پورے بلوچستان کو ابھی میں نے سنا ہے کہ first phase میں شاید کوئٹہ اور مستونگ رکھا گیا ہے۔ first phase کے بعد پھر جا کے second phase ہوگا پھر third phase ہوگا یہ زمیندار طبقہ اسی طرح روتا پھرتا رہے گا چھ آٹھ مہینے اور لگ جائیں گے۔ تو میری گزارش یہ ہے جناب اسپیکر! اور میڈم ہماری ایجوکیشن منسٹر تشریف فرما ہیں میری ایک request ہے پورے بلوچستان میں ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے جو ہمارے contract basis پر جو teachers لیے جا رہے ہیں اور ان میں بہت ایسے cases ہیں جو میٹرک اُنہوں نے سیکنڈ پوزیشن پر کیا ہے۔ اور انہوں نے ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن پر کیا ہے۔ اور اسی طرح بی اے، بی ایس سی فرسٹ ڈویژن پر ہیں۔ مطلب انہوں نے بی ایڈ وغیرہ سارا سب کچھ ان کے complete ہیں۔ لیکن ان کے فارمز submit نہیں کیئے جا رہے ہیں اس وجہ سے کہ جی آپ نے second division پر میٹرک کیا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر third division کا کوئی criteria کوئی طریقہ نہیں بنتا ہے، میری ریکوئسٹ میڈم منسٹر سے ہے کہ بلوچستان کے یہ جو چل رہے ہیں contract basis پر یہ second division کا formula جو ہے اس کو، یہ غریب لوگ ہیں contract basis اُن کے فارمز کو submit کیئے جائیں۔ thank you. جی۔

محترمہ راحیلہ حمید خان درانی (وزیر تعلیم): ایسا نہیں تھا۔ جو ہمارے سی ایم صاحب کی اور ہماری کمیٹی کی سفارش تھی recruitment پالیسی کی اس میں first division نہیں تھا۔ وہ اُس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ اب second division کے لوگ بھی ہیں وہ apply کر سکتے ہیں۔ اُس میں ایسا نہیں تھا اُس میں یہ کہا گیا تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع ملے۔ اُس پالیسی میں یہ تھا کہ جس کے بھی سب سے زیادہ نمبرز یونین کونسل میں ہوں گے نہ اُسے کسی سفارش کی ضرورت ہے نہ اُس پر کوئی پیسہ چلے گا، direct جس کے بی اے کا اگر لیول ہے اس کا بی اے، ایف ایس سی، ایف اے اور میٹرک اُس کے تمام کے نمبرز ملا کے جس کے سب سے زیادہ نمبرز ہوں گے He will got the job. تو یہ میرے خیال میں اس میں نہ تو کوئی مطلب کوئی ایسی کرپشن کا element بھی نہیں ہوگا جس کی ہماری گورنمنٹ سی ایم صاحب ہم سب چاہتے ہیں کہ ان تمام چیزوں سے ہٹ کے ڈائریکٹ ایک میرٹ پر یہ پوسٹیں جائیں۔ تو اس کے لیے ہم نے بڑا آسان فارمولہ بنایا تھا recruitment میں۔ تو وہ اس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ سیکنڈ اس کے جو ہمارا یوتھ ہے اور جو بھی ہمارے applicants ہیں وہ apply کر سکتے ہیں۔

thank you.

جناب اسپیکر: شکریہ۔ جی سلیم خان۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مواصلات، اور کس فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ): شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں اس قرارداد پر تھوڑا سا بولنا چاہتا ہوں کیونکہ بے انتہا اہمیت کا حامل ہے جو مولانا صاحب یہاں لے آئے ہیں یہ قرارداد۔ اور مولانا صاحب ہمیشہ عوامی نوعیت کی چیزیں اس فلور پر لے کر آتے ہیں۔ میں appreciate بھی کرتا ہوں اور میں ان کو مبارکباد بھی دینا چاہتا ہوں کہ اپنی جماعت کے امیر ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ جو خاص طور پر واپڈا کا issue ہے یہ بہت ہی اہم ہے۔ کئی مرتبہ ہم نے یہاں بات کی لیکن واپڈا والے شاید اس اسمبلی کو اُس طرح نہیں دیکھتے بالکل اہمیت ہی نہیں دیتے ہیں یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ اصغر ترین صاحب نے جس طرح بات کی۔ کیونکہ یہ federal matters ہیں۔ کیونکہ یہ فیڈرل کے ہیں اپنی واپڈا اور اسی طرح گیس۔ اب ہمارا نصیر آباد ڈویژن گرم ترین علاقہ ہے۔ جس طرح میر صادق صاحب نے کہا کہ 50 سینٹی گریڈ سے بھی اوپر چلا جاتا ہے۔ لیکن بجلی کا یہ حال ہے گرمیوں میں تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید ہمیں دوڈھائی گھنٹے سے زیادہ یہ لوگ بجلی دیتے نہیں ہیں۔ آج موسم تھوڑا سا بہتر ہوا ہے۔ سردیاں بھی ایک آدھ مہینے کے بعد ہمارے علاقے میں پراپر شروع ہوجائیں گی۔ لیکن بجلی کا حال وہی ہوگا۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ دوڈھائی تین گھنٹے سے زیادہ یہ بجلی بالکل نہیں دیتے۔ تو اس کے لیے ہمیں سنجیدگی کے ساتھ تھوڑا سا ان کے ساتھ بات کرنے کی ضرورت ہے، بار بار کیونکہ یہ directly عوامی نوعیت کی چیزیں ہیں کہ آج اس جدید دور میں ہر چیز بجلی کے ساتھ منسلک ہے۔ ہمارے اگر وہاں rice mills ہیں وہاں بھی جو سارا ہے وہ یہ اسی بجلی کے ساتھ چلتی ہے، جو مزدور وہاں کام کر رہے ہیں جو اپنے بچوں کے روزگار کے لیے محنت کرتے ہیں، اس کا بھی اسی بجلی کے ساتھ چیزیں جا کر connect ہوتی ہیں۔ وہ بجلی نہ ہونا صرف گرمی یا اور چیزیں نہیں، روزگار کے اوپر بھی بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ تو اس حوالے سے میں تو انشاء اللہ وتعالیٰ سی ایم صاحب سے بات کریں گے۔ اور اسی اسمبلی کے جو سینئر دوست ہیں اُن کے ساتھ کوشش کریں گے مل کر اسلام آباد جائیں اور پرائم منسٹر صاحب سے بات کرتے ہیں بجلی کے issues پر بھی اور انشاء اللہ وتعالیٰ آپ کے گیس کے issues پر بھی۔ ابھی آپ گیس دیکھیں گے ہم نے کوئٹہ میں گیس کی حالت یہ دیکھی ہے ان گرمیوں میں 10 بجے کے بعد گیس نہیں جیسے کہ علی مدد جتک اور کچھ دوستوں نے یہاں فرمایا، زابد ریکی صاحب نے کہا کہ کوئی مہمان اگر آتا ہے تو ہم ان کو چائے بھی نہیں پلا سکتے۔ وہ چاہے تو اپنی جگہ پر اب جو آگے سردیاں آرہی ہیں اس کے ساتھ ہمارے یہاں کے لوگ کس طرح مقابلہ کریں گے اگر گیس نہیں ہوئی تو یہ بھی بہت بڑا issues ہے۔ میرے حلقے کا ایک مسئلہ ہے بہت پرانا کیونکہ کچھ پاور پلانٹ اور دوسرے بھی ایک آدھ پاور پلانٹ ہیں جو نصیر آباد ڈویژن سے نکلتے ہیں ابھی باقی بجلی

تقریباً اوچ پاور پلانٹ کے ساتھ connect کر دیا گیا ہے آپ کا نصیر آباد ڈویژن سے نکلتا ہے ڈیرہ مراد جمالی کا خاص طور پہ نصیر آباد، جعفر آباد، اوستہ محمد لیکن صحبت پور آج بھی گڈو کے ساتھ ہیں۔ لائنیں لگی ہوئی ہیں تھوڑی سی ہوا چلتی ہے تھوڑی سی بارش ہو جاتی ہے اور بجلی بند۔ پھر ہم چار چار پانچ پانچ دن ایک ایک ہفتہ، دس، پندرہ دن کے لیے لوگ وہ بجلی کے لیے رُل رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ بھی میری گزارش ہوگی بلکہ میں نے کئی دفعہ ان سے بات بھی کی ہمیں آسرے دیئے جاتے ہیں کہ صحبت پور کو بھی جلدی connect کیا جائے گا لیکن آج تک connect نہیں کر سکے۔ تو اس کے اوپر بھی میں آپ سے گزارش کروں گا، کوئی رولنگ دیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم نوعیت کی قرارداد ہے۔ اس میں ہمیں seriously اس کو دیکھنا چاہیے اور جتنی جلد ہو سکے سی ایم صاحب کی سربراہی میں' اپنے سینئر دوستوں کے ساتھ اسلام آباد جا کر تا کہ بلوچستان کے لوگوں کے جو genuine issues ہیں ان کو جا کر حل کر سکیں تا کہ لوگوں کو تھوڑا سا ریلیف مل سکے۔ میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں اِس قرارداد پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اِس قرارداد کو نمٹا دیتے ہیں اُسکے بعد پھر آپ۔ اس قرارداد پر کافی۔۔۔(مداخلت)۔ جی؟

حاجی محمد خان لہڑی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب اسپیکر مَیں اس قرارداد پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی جی۔ ٹائم اس پر ویسے کافی جا چکا ہے اگر آپ دوست، اگر محمد خان آپ ایک دو چیزوں کا کہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: مَیں صرف مختصر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی جی کریں بات۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! یہاں جو مولانا صاحب قرارداد لے کر آئے ہیں میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ چونکہ یہ ہمارے نصیر آباد کا یہ ایک بہت اہم issue ہے اِس حوالے سے، ابھی اِس وقت ہمارے ہاں گندم کی بوائی شروع ہو رہی ہے جیسے ہمارے اکثر علاقے ہیں جو ٹیوب ویلوں پر ہیں۔ جو ہماری زمین سیراب ہوتی ہیں۔ اُس میں میرے خیال میں تین یا چھ گھنٹے ہیں اور اِس وقت سب سے زیادہ گندم کاشت کرنے والا حلقہ انتخاب میرا ہے۔ اور اگر بجلی نہیں ہوئی تو اِس سال میرا خیال ہے اِس حوالے سے بہت بڑا crisis ہو جائیں گے جو گندم کی اتنی پیداوار نہیں ہوگی ہمارے علاقے میں۔ اِس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور بات یہاں کرنا چاہتا ہوں۔ جیسے کہ میر سلیم صاحب نے کہا کہ میرا ابھی حلقہ انتخاب نصیر آباد ہے، ڈیرہ مراد جمالی کو اُوچ سے بجلی مل رہی ہے۔ آپ کا رُوجھان جمالی، جھل مگسی اور اوستہ محمد ہے۔ میرا حلقہ انتخاب کو بھی اِس وقت گڈو سے بجلی مِل رہی ہے۔ بارشوں میں اکثر

طوفان آجاتا ہے تو چار چار پانچ پانچ دن بجلی نہیں ہوتی ہے۔ ہم نے بہت مرتبہ یہاں CEO سے کہا ہے کہ بھئی اِسے up-grade کردیں ہمارے گرِڈ اسٹیشن منجھوشوری۔ وہ کہتے ہیں کہ آج کل، آج کل،لیکن اُس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہورہا ہے۔ تو kindly آپ یہاں CEO کو بُلالیں۔ اور یہاں ایک میٹنگ رکھیں۔ ہم تو بہرحال ہر وقت اُس کے ساتھ میٹنگ کرچکے ہیں۔ لیکن ہمیں ہر وقت اُس سے صحیح جواب نہیں ملا ہے۔ تو آپ سے اور اِس ایوان سے آپ مہربانی کریں اِس کو یہاں بُلالیں اگر اِس پر عمل ہوسکتا ہے تو ہمارے کچھ issues ہیں اِس کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! یہ ایک اہم قرارداد ہے۔ میں سمجھتا ہوں سی ایم صاحب کو چاہیے کہ اِس پر ایک کمیٹی بنائیں۔ اور یہ دونوں issues یہاں کی گیس عوام کیلئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ابھی سردیاں آرہی ہیں اور بجلی کا جو مسئلہ جس طرح میر سلیم خان نے بات کی یقیناً اس وقت آپ لوگوں کے وہاں چاول کی فصل پُوری ہوچکی ہے اگر بجلی نہ ہو تو یہ کارخانے کیسے چلیں گے۔ سی ایم صاحب تمام پارلیمانی گروپس پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں اور وزیراعظم صاحب سے ملیں، وفاقی حکومت کے ساتھ یہ گیس اور بجلی کا مسئلہ اُٹھائیں تاکہ بلوچستان کے عوام کو اِس سیزن میں خاص کر سردیوں میں یہ جو مشکلات پیش آتی ہیں تاکہ لوگ روڈوں پر نہ آسکیں۔ قرارداد چونکہ اِس پر کافی بحث ہوگئی ہے۔ آیا قرارداد نمبر 27 منظور کی جائے؟ قرارداد منظور ہوئی جی ڈاکٹر صاحب فرمائیں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: point of public interest پر صرف دو باتیں کروں گا اور اسپیشلی جو ہمارے منسٹر فنانس اور ہمارے منسٹر ایجوکیشن ہے یہ اِس طرف توجہ دیں گے۔ جناب چیئرمین صاحب! میرے حلقے میں 15 سے 20 ایسے گاؤں ہیں جہاں دس دس کلومیٹر تک اسکول نہیں ہے۔ تو میں نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے through ڈی ای او، ڈائریکٹر اور سیکرٹری سے 20 نئے ٹیچرز کیلئے میں نے SNE submit کی تھی۔ لیکن ایک بھی پوسٹ سینکشن یا بجٹ 2024ء اور 2025ء میں اِس میں کسی بھی پوسٹ کی منظوری نہیں دی گئی۔ اب اُس گاؤں میں جو پچاس پچاس بچے وہ صرف وہاں بھیڑ بکریاں چَرا رہے ہیں۔ اب اُن کے دماغ کی کیا ڈویلپمنٹ ہوگی؟ تو میں نے کہا کہ میں صرف دو باتیں کروں گا۔ اب میں منسٹر ایجوکیشن اور منسٹر فنانس سے request کرتا ہوں کہ current جو financial year ہے اِس میں کم از کم نہ ہو تو 10 نئے ٹیچرز کی آسامی کی منظوری دیں۔ تاکہ ہم وہاں بچوں کو اسکول میں یہ میری responsibility ہے کہ میں کم از کم ہر اسکول میں وہاں پچاس پچاس بچے لاؤں گا اور وہاں جب تک نئی بلڈنگ بنے گی میں اُن کیلئے وہاں کمرہ وغیرہ کا بھی بندوبست کرواؤں گا۔ اِس لئے جناب چیئرمین صاحب! میں پھر ایک بار منسٹر ایجوکیشن اور فنانس سے request کرتا ہوں کہ کیا یہ میرا مسئلہ حل کریں گے جو کہ اُن کیلئے ایک معمولی چیز ہے لیکن

میرے لئے ایک بہت بڑا میرے حلقے کیلئے کیونکہ تعلیم دِلوانا حکومتِ وقت کی ذمہ داری ہے کہ ہر بچے کو وہ تعلیم دِلوائیں۔

Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی جی میڈم آپ۔

وزیرتعلیم: جی ڈاکٹر صاحب thank you۔ آپ نے جو ایک مسئلے کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن آپ کو اگر پتہ ہو کہ اِس دفعہ جو گورنمنٹ کی پالیسی تھی کہ نئے اسکول ہم نہیں بنائیں گے۔ اور ہمارے جو existing schools ہیں ہم اُسی پر اُسکو بہتر انداز میں چلائیں گے اور اُس کو بنائیں گے۔ تو انشاء اللہ یہ اِس پر جو next آپ نے کہا ہے اِس پر top-priority پر آپ کا انشاءاللہ میں آپ کے ساتھ بیٹھوں گی آپ میرے پاس تشریف لائیں اور اِنکی detail دے دیجئے گا کہ کونسے علاقے ہیں تاکہ ہم اِس پر کام شروع کریں۔ thank you۔

جناب چیئرمین: سید ظفر علی آغا صاحب چونکہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں اُن کی قرارداد ڈیفر کی جاتی ہے۔ اَگلی قرارداد ہے مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کا، وہ بھی نہیں ہیں۔ یہ بھی ڈیفر کی جاتی ہے۔ اب چونکہ جو محرکین تھے وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 21 اکتوبر 2024ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجکر 38 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆